﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد16

جمعۃ المبارک03/اپریل 2009ء

8/ربیع الثانی1430ہجری قمری 03/شہادت 1388ہجری شمسی

شمارہ 14

امام سے آگے نہ بڑھو

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی۔اس کے بعد ہماری طرف توجہ کی اور فرمایا: ’’اے لوگو!مَیں تمہارا امام ہوں۔رکوع ،سجود ،قیام اورسلام پھیرنے میں مجھ سے آگے نہ بڑھو‘‘۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب تحریم سبق الامام۔ حدیث نمبر 646)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

ہماری جماعت کوسرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔

اب تم میں ایک نئی برادری اورنئی اخوت قائم ہوئی ہے۔

غریبوں کا فرض ھے که وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ھے که وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نه سمجھیں، کیونکه وہ بھی بھائی ھیں گو باپ جدا جدا ھوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ھی ھے اور وہ ایک ھی درخت کی شاخیں ھیں۔

’’ہماری جماعت کوسرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دی گئی ہے۔وہ کمزور سے محبت کرے۔مَیں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے،تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا، بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے،حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے۔محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔اگر عفو نہ کیا جائے۔ہمدردی نہ کی جاوے۔اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہوجاتا ہے۔خداتعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔پردہ پوشی کی جاوے۔جب یہ حالت پیدا ہوتب ایک وجود ہوکر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے۔بھائی کی پردہ پوشی۔کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔پھر جب خداتعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ دنیا کے بھائی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے میں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں کہ ان کی اباحت کی زندگی ہے۔مگر جب کوئی معاملہ ہوتو تینوں اکٹھے ہوجاتے ہیں فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے۔بعض وقت انسان جانور۔بندر یا کتے سے بھی سیکھ لیتا ہے۔یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔خداتعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق ونعمت اخوت یاد دلائی ہے۔اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔اسی طرح پر خداتعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔خداتعالیٰ پر مجھے بڑی امیدیں ہیں۔اس نے وعدہ کیا ہے۔وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ (آل عمران :56)مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔مگر یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں۔ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔دیکھو ایک دوسروں کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کرکے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔اب تم میں ایک نئی برادری اورنئی اخوت قائم ہوئی ہے۔پچھلے سلسلے منقطع ہوگئے ہیں۔خداتعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں، کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔

بدکاری،فسق وفجور سب گناہ ہیں۔مگر یہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ شیطان نے جو یہ جال پھینکا ہے اس سے بجُز خدا کے فضل سے کوئی نہیں بچ سکتا۔بعض وقت یونہی جھوٹ بول دیتا ہے۔مثلاً بازیگر نے دس ہاتھ چھلانگ ماری ہوتو محض دوسروں کو خوش کرنے کے لئے یہ بیان کردیتا ہے کہ چالیس ہاتھ کی ماری ہے۔اس قسم کی شرارتیں شیطان نے پھیلا رکھی ہیں۔اس لئے چاہئے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں۔ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں۔جھوٹ اس قدر عام ہورہا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔درویش،مولوی،قصّہ گو،واعظ اپنے بیانات کو سجانے کے لئے خدا سے نہ ڈر کر جھوٹ بول دیتے ہیں اور اس قسم کے اور بہت سے گناہ ہیں جو ملک میں کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔

(الحکم جلد 6نمبر 30صفحہ 1تا 3۔ پرچہ 24/اگست 1902ء۔ملفوظات جلد دوم صفحہ 264۔ 265۔جدید ایڈیشن)

2008ء میں پاکستان کے نامور اردو اخبارات میں جماعت احمدیہ کی مخالفت میں شائع ہونے والی خبروں کے حوالے سے ایک رپورٹ

(مرتبہ: پریس سیکشن نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

موجودہ زمانہ میں پریس کی اہمیت اور افادیت مسلمہ ہے۔ پریس اور ذرائع ابلاغ کسی ملک کی ترقی میں ایک اہم اور مفید کردار ادا کرتے ہیں۔ جس قدر ذرائع ابلاغ مؤثر اور صحتمند ہوتے ہیں اسی قدر ملک کی تعمیری صلاحیتیں اجاگر اور ترقی پذیر ہوتی ہیں۔ خوشی اور مسرت کی بات ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے پاکستان میں ذرائع ابلاغ نے ترقی کی جانب خوشکن قدم اٹھایا ہے اور معلومات کو باہم اور میسر کرنے میں قابل تعریف کام کیا ہے۔ لیکن ایک ترقی پذیر ملک اور بالخصوص ہمارا ملک جس خطرناک دور سے گزر رہا ہے اس کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنے میں غالبًا قاصر نظر آتا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ پریس ایک تعمیری اور مثبت کردار ادا کرتا۔ نظریات اور خیالات اور تصورات کو صحیح رخ اور سمت میں ڈھالنے کی کوشش کرتا۔ ایسے پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے جو مفید مطلب ہوتے اور کردار کی عظمتوں کی نشاندہی کرتا اور قوم میں سلیقہ اور رکھ رکھاؤ اور صبر وتحمل اور رواداری کی راہوں کو آسان بناتا۔ لیکن دکھی دل کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان مثبت اور اعلیٰ اقدار کے فروغ کی بجائے الجھاؤ، تنگ نظری، منافرت اور تعصب کو ہوا ملی ہے۔ گزشتہ کئی سالوں میں قومی کردار اور رویوں میں انحطاط کے اشارے زیادہ ملتے ہیں۔ عناد اور دشمنی، فرقہ وارانہ منافرت، مذہبی تفریق میں اضافہ ہوا ہے۔ قانون کی پاسداری اور حکومت کے ساتھ تعاون کی روح میں کمزوری واقع ہوئی ہے۔ کرپشن اور دیگر منفی رجحانات کو تقویت حاصل ہوئی ہے۔ دیگر عوامل اور محرکات وموجبات کے علاوہ میڈیا کا عمل دخل اس میں نمایاں ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ مذہبی نفرت، عسکریت پسندی اور مذہبی اختلافات، مذہبی دہشتگردی کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔ گزشتہ سالوں میں مذہب کے نام پر جو خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے وہ ظاہر و باہر ہے ملک اس حوالے سے عالمی برادری میں بدنام ورسوا ہورہا ہے۔ حکومت بظاہر بے بس اور مجبور نظر آتی ہے۔ علاقوں کے علاقے ایسے ہیں جہاں کہا جارہا ہے کہ حکومت کی رِٹ باقی نہیں رہی۔ ہر طرف ہیجان، اشتعال اور افراتفری کی کیفیت ظاہر ہے۔ یہ ایک ایسا المیہ ہے جو اغلبًا علاج معالجہ کی حد سے باہر نکل رہا ہے اور قومی عزت، وقار اور اعتبار مجروح ہو چکا ہے۔ ملک کی سالمیت اور Sovereignty داؤ پر ہے۔

ایسے حال میں میڈیا اور ذرائع ابلاغ سے ایک نہایت ہی ذمہ دارانہ کردار کی توقع کی جاسکتی ہے۔ یہ کہنا بھی غالبًا غلط نہ ہوگا کہ صرف ذرائع ابلاغ ہی ہیں جو اس موقع پر مثبت اور مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں۔

لیکن یہ امید اور یہ توقع اور یہ تمنا بھی ایک حسرت کا روپ اختیار کر چکی ہے۔ یہ ایک مفروضہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ اس حقیقت کی نقاب کشائی میں آپ بھی شریک ہوں اور غور فرمائیں۔

آپ کے سامنے جماعت احمدیہ کے ساتھ پریس اور میڈیا کا سلوک اور رویّہ بصورت اعداد وشمار پیش ہے۔ لیکن اس سے قبل یہ اظہار بے محل نہ ہوگا کہ جماعت احمدیہ سو سال سے زائد عرصہ سے معاشرت میں موجود ہے اور اس کی زندگی اور عمل اور کردار ایک کھلی کتاب ہے جس کے جلی عنوانات یہ ہیں:

- ۞ ...... یہ ایک پُرامن جماعت ہے۔ امن کی خواہاں اور اس کے لئے کوشاں رہنے والی ہے۔
- ۞ ......قانون کی پاسداری اس کا طرّۂ امتیاز ہے اور قانون شکنی کو گناہ سمجھتی ہے۔
- ۞ ......صلح جوئی اور باہم رواداری اس کا شعار ہے۔ اور مذہبی اختلافات اور مسائل پُرامن طریقہ سے دلیل اور برہان کے ساتھ باہم گفت وشنید سے طے کرنے کی قائل ہے۔

ایک ایسی جماعت جو بدامنی اور فساد اور گھیراؤ جلاؤ تو ایک طرف احتجاجی جلسوں اور دھرنوں کو بھی خلافِ دین سمجھتی ہے اور حکومت کی اطاعت کو فرض گردانتی ہے۔ اس کے خلاف مذہبی اختلاف کی بنیاد پر تعصب اور نفرت کو ہوا دینا ذرائع ابلاغ کا معمول بنتا جارہا ہے اور اسی پر اکتفا نہیں بلکہ اشتعال اور انگیخت کا ہر حربہ استعمال میں لایا جارہا ہے۔

مشتے از خروارے ایک مثال پیش ہے کہ ایک نجی ٹی وی چینل کے ایک پروگرام میں جماعت احمدیہ کے واجب القتل ہونے کی بات ہوئی اور اگلے روز جماعت احمدیہ کے دو نامی اور معروف اکابرین کو شہید کردیا گیا۔ مگر پریس کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ یہ جائزہ لیتے اور کوئی سدّباب کرتے کہ ان کا زبانی اذکار اور اشتعال کس قدر زہریلے اور نقصان دہ ہیں اور اس سے کس قدر جانی نقصان ہوتا ہے۔

محض زیب داستاں کے لئے جماعت کے خلاف ایسی بے بنیاد اور خلاف واقعہ خبروں کو اچھالا جاتا ہے اور ان کی تکرار کی جاتی ہے کہ جن کا مقصد محض نفرت انگیزی اور ایذا رسانی ہوتا ہے۔ بات یہیں تک نہیں رکتی بلکہ اس پر اداریے لکھے جاتے ہیں جن کی تحریر کی کاٹ دیکھنے والی ہوتی ہے۔ ایسی جلی سرخیوں سے نمایاں کیا جاتا ہے گویا کہ آسمان الٹ پڑا ہے جبکہ اس واقعہ کی حقیقت کو معلوم کرکے انسانیت کو شرم سے پسینہ آتا ہے۔ پَر سے کوّا بنانے کا تصور تو ہوسکتا ہے مگر ناپید اور بے وجود چیز کو جھوٹ سے وجود دے کر اس کو آفت بنانا بھی اسی پریس کی بوالعجبی ہے............ ملاحظہ ہو یہ خبر:

”600 قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہوگئے“۔

یہ خبر شائع کرکے پُراصرار مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس کی تحقیقات کرائی جائے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ 1976ء میں بھی ایسی ہی درفنطنی چھوڑی گئی تھی جس پر اس وقت کی حکومت کے وفاقی وزیر مذہبی امور نے اس جھوٹی اور شرانگیز خبر کی تردید کرتے ہوئے کہا تھا کہ ”حکومت پاکستان نے اپنے طور پر تحقیقات کی ہے کہ اسرائیل میں کوئی پاکستانی احمدی موجود نہیں ہے۔ کوئی شخص پاکستانی پاسپورٹ پر اسرائیل نہیں جاسکتا............ اس سلسلہ میں کسی پریشانی کی ضرورت نہیں“۔

غور فرمائیں کہ اس دروغ بے فروغ سے مقصود کیا ہے؟

- ۞ ......ایک جھوٹ جو 1976ء میں بولا گیا اس کی بار بار تکرار سے یہ چاہا گیا ہے کہ جھوٹ سچ سمجھا جانے لگے۔
- ۞ ......نفرتوں کے الاؤ اور بھڑکا دئے جائیں۔
- ۞ ......حکومت کو کمزور، مضمحل اور نافرض شناس کیا جائے۔
- ۞ ......قومی قوت کو کمزور بنایا جائے۔
- ۞ ......لاکھوں وطن دوستوں کو غدّار وطن کا ملزم کیا جائے۔

کوئی تو دیدۂ عبرت نگاہ ہو جو اس سازش کی حقیقت کو کھولے اور جھوٹ کی اس فراوانی پر بند باندھنے کی کوشش کرے اور تباہی و بربادی کے اس عمل کو روکے۔

جماعت احمدیہ کے حوالے سے اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے تجزیہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایک طبقہ کو مذہب کے نام پر ان کے شہری اور بنیادی حقوق سے محروم کئے جانے کا عمل جاری ہے اور ان کی جان، مال، عزت کو مباح قرار دینے پر پورا زور لگایا جارہا ہے۔ مذہب کا اختلاف تو ہمیشہ رہا ہے۔ اس اختلاف کو ہوا دے کر ایسی راہیں کھولنا جس کے نتیجہ میں انسانی بنیادی حقوق کی پائمالی ہو یہ ایسا ظلم اور قبیح حرکت ہے جو آج کی مہذب و متمدن دنیا میں عجوبہ ہے۔ اسی پراپیگنڈا کا نتیجہ ہے کہ یہاں قانون سازی کرکے آزادیٔ رائے اور مذہب کے اظہار و اعلان پر قدغنیں جاری ہیں۔ مذہبی رسومات وعبادات جرم اور سیاسی حقوق حتی کہ حق رائے دہی (الیکشن) سے بھی یہ جماعت محروم ہے۔ یہ کون سی خدمت ہے؟ یہ کیسا مذہب ہے جو آج کے مُلّا نے اختیار کیا ہے اور ملکی میڈیا نے اس کی اشاعت اور پرچار کا بیڑا اٹھالیا ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا يَا أُوْلِي الْاَبْصَار۔

2008ء میں اخبارات نے جماعت احمدیہ کے حوالے سے نفرت وتعصب کے فروغ دینے میں کیا کردار ادا کیا اب ہم مختصراً اس کا جائزہ لیتے ہیں:۔

(1) پاکستان کے اردو اخبارات میں جماعت احمدیہ کے خلاف شائع ہونے والی خبروں کا اعداد وشمار کے لحاظ سے جائزہ۔

اس میں اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ سال 2008ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف شائع ہونے والی خبروں کی تعداد کیا تھی؟

(2) جماعت احمدیہ کے خلاف شائع ہونے والی خبروں کا موضوعاتی اعتبار سے جائزہ

اس میں اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ کن کن موضوعات پر احمدیوں کے خلاف اخبارات میں پروپیگنڈا مہم جاری رکھی گئی۔ اور مولویوں کے بے بنیاد اور من گھڑت بیانات جلی سرخیوں میں شائع کئے گئے اور اس بارہ میں کیا تصدیق کا اہتمام کیا گیا کہ آیا یہ بیانات درست ہیں یا نہیں؟

2008ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف شائع ہونے والی خبروں کا اعداد وشمار کے لحاظ سے جائزہ۔

(1) روزنامہ نوائے وقت۔ (چیف ایڈیٹر مجید نظامی)۔ خبروں کی تعداد 465۔

(2) روزنامہ جنگ۔ (چیف ایڈیٹر میر شکیل الرحمٰن)۔ خبروں کی تعداد 200۔

(3) روزنامہ ایکسپریس۔ (چیف ایڈیٹر سلطان علی لاکھانی)۔ خبروں کی تعداد 160۔

(4) روزنامہ پاکستان۔ (چیف ایڈیٹر مجیب الرحمٰن شامی)۔ خبروں کی تعداد 138۔

5) متفرق اخبارات میں خبروں کی تعداد 70۔

کل میزان: 1033۔

- ۞ ...... یہ جائزہ چند اردو اخبارات پر مشتمل ہے اور یہ اخبارات وہ ہیں جو پنجاب میں شائع ہوتے ہیں۔
- ۞ ......اس کے علاوہ پاکستان بھر میں مختلف زبانوں میں اخبارات شائع ہوتے ہیں جن میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہر روز متعدد خبریں شہ سرخیوں میں شائع ہوتی ہیں۔

یکم جنوری 2008ء سے 31 دسمبر 2008ء تک مذکورہ بالا اخبارات میں ایک ہزار سے زائد خبریں شائع کی گئیں جن میں تقریباً تمام خبریں نفرت وتعصب پر مبنی اور حقائق سے برعکس پروپیگنڈہ پر مشتمل ہیں۔

•• انفرادی طور پر اگر اخبارات کا جائزہ لیا جائے تو گزشتہ سال کی طرح امسال بھی روزنامہ نوائے وقت میں جماعت احمدیہ کے خلاف سب سے زیادہ خبریں شائع کی گئیں۔ اس اخبار کے چیف ایڈیٹر جناب مجید نظامی صاحب ہیں۔

•• سال 2008ء میں دوسرے نمبر پر احمدیوں کے خلاف سب سے زیادہ خبریں روزنامہ جنگ میں شائع ہوئیں۔ جس کے بانی میر خلیل الرحمٰن مرحوم تھے۔

(باقی آئندہ)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر36

سرکاری مخالفت

انسپکٹرسی آئی ڈی نے مولوی غلام احمد صاحب کو بلایا۔ اور وہ لٹریچر جو آپ نے تقسیم کیا تھا اس کی ایک ایک کاپی ان سے طلب کی نیز حکم دیا کہ آپ اپنا لٹریچر بازاروں میں تقسیم نہ کریں صرف اپنے گھروں میں لوگوں کو بلا کر اور دعوت دے کر لیکچر یا لٹریچر دے سکتے ہیں ۔ یہ واقعہ ماہ اکتوبر 1946ء میں پیش آیا۔ جس کے ڈیڑھ مہینہ بعد کیتھولک چرچ کے ایک پادری نے شکایت کر دی کہ مولوی صاحب پبلک لیکچر دیتے اور کیتھولک چرچ میں لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس عدن نے مولوی صاحب موصوف کو تنبیہ کی کہ وہ آئندہ نہ کیتھولک چرچ میں کوئی لٹریچر تقسیم کریں، نہ پبلک لیکچر دیں ورنہ انہیں گرفتار کر لیا جائے گا ۔ مولوی صاحب نے بتایا کہ پبلک لیکچر دینے کا الزام غلط ہے البتہ لٹریچر میں ضرور دیتا ہوں مگر صرف اسی طبقہ کو جو علمی دلچسپی رکھتا ہے ۔ مولوی صاحب نے ان سے کہا کہ عیسائی مشنری تو کھلے بندوں دندناتے پھر رہے ہیں کیا انہیں چھٹی ہے اور صرف مجھ پر پابندی ہے؟ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جواب دیا کہ یہ پابندی آپ پر ہی عائد کی جارہی ہے عیسائیوں پر اطلاق نہ ہوگا۔

علماء کی مخالفت

عیسائیوں کی انگیخت اور شرارت کے بعد ماہ مئی 1947ء میں بعض علماء نے بھی مخالفت کا کھلم کھلا آغاز کر دیا۔ بات صرف یہ ہوئی کہ ایک مجلس میلاد میں مولوی غلام احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ پر روشنی ڈالی اور ضمناً آپ کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی ذکر کیا۔ جس پر دو علماء اوران کے دوساتھیوں نے آپ کو سٹیج سے اتارنے کے لئے ہنگامہ برپا کر دیا۔ مجلس میں اٹھانوے فیصد شرفاء موجود تھے جو خاموش رہے ۔ اور انہی کے ایماء پر مولانا نے اپنی تقریر ختم کر دی ۔ بعدازاں شیخ عثمان کے آئمہ مساجد نے روزانہ نمازوں خصوصًا عشاء کے بعد لوگوں کو بھڑکانا شروع کر دیا کہ وہ احمدی مبلغ کی نہ کتابیں پڑھیں اور نہ باتیں سنیں کیونکہ وہ کافر وملعون ہے ۔ یہی نہیں انہوں نے پوشیدہ طور پر گورنمنٹ کو بھی احمدی مبلغ کے خلاف اکسانا شروع کر دیا۔ ایک مرتبہ رستے میں مسجد کے ایک فقیہ نے آپ کو بلند آواز سے پکارا اور آپ سے ایک کتاب یعنی استفتاء عربی مانگی جو آپ نے اسے دے دی۔ کتاب دینے کے بعد اس نے پہلے سوالات شروع کر دیئے اور پھر اونچی آواز سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان مبارک میں سخت بدزبانی کی ۔ مولوی غلام احمد صاحب نے پورے وقار اور نرم اور دھیمی آواز سے ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ جب آپ وہاں سے واپس آنے لگے تو اس فقیہ نے آپ کے پیچھے لڑکے لگا دیئے جنہوں نے آپ کو پتھر مارے مگر مولوی صاحب ان کی طرف التفات کئے بغیر سیدھے چلتے گئے ۔

مخالفت کے اس ماحول میں آہستہ آہستہ ایک ایسا طبقہ بھی پیدا ہونے لگا جو مولوی صاحب کی باتوں کو غور سے سنتا تھا۔ خصوصًا عرب نوجوانوں میں حق کی جستجو کے لئے دلچسپی اور شوق بڑھنے لگا مگر چونکہ عرب کا یہ حصہ آزاد منش اور اکثر بدوی لوگوں پر مشتمل ہے اس لئے عام طور پر فضا بہت مخالفانہ رہی ۔

شیخ عثمان میں دارالتبلیغ کا قیام اوراس کے عمدہ اثرات

اب تک مولوی غلام احمد صاحب مبشر، ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے یہاں مقیم تھے لیکن ماہ اکتوبر 1947ء میں جماعت احمدیہ نے 65 روپے ماہوار کرایہ پر ایک موزوں مکان حاصل کر لیا۔ مولوی صاحب موصوف نے یہاں دارالتبلیغ قائم کر کے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو پہلے سے زیادہ تیز کر دیا۔ اور خصوصاً نوجوانوں میں پیغام حق پھیلانے کی طرف خاص توجہ شروع کر دی کیونکہ زیادہ دلچسپی کا اظہار بھی انہی کی طرف سے ہونے لگا تھا ۔ عدن، شیخ عثمان اور رتواہی کے علماء کو تبلیغی خطوط لکھے اور ان تک امام مہدی کے ظہور کی خوشخبری پہنچائی ۔ علاوہ ازیں ایک عیسائی ڈاکٹر کو جو پہلے مسلمان تھا اور پھر مرتد ہوگیا ایک تبلیغی مکتوب کے ذریعہ دعوت اسلام دی۔

مستقل دارالتبلیغ کا ایک بھاری فائدہ یہ بھی ہوا کہ عوام سے براہ راست رابطہ اور تعلق پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گیا اور سعید الفطرت لوگ روزانہ بڑی کثرت سے دارالتبلیغ میں جمع ہونے اور پیغام حق سننے لگے۔

عبداللہ محمد شبوطی کی قبول احمدیت

17/ اکتوبر 1947ء بروز جمعۃ المبارک عدن مشن کی تاریخ میں بہت مبارک دن تھا۔ جبکہ ایک یمنی عرب عبداللہ محمد شبوطی جوان دنوں شیخ عثمان میں بودوباش رکھتے تھے ساڑھے گیارہ بجے بیعت کا خط لکھ کر داخل احمدیت ہو گئے ۔ اور اپنے علم اور خلوص میں جلد جلد ترقی کر کے تبلیغ احمدیت میں مولوی صاحب کے دست راست ہو گئے ۔ اس کامیابی نے شیخ عثمان کے علماء اور فقہاء کو اور بھی مشتعل کر دیا اور وہ پہلے سے زیادہ مخالفت کی آگ بھڑکانے لگے مگر مولوی غلام احمد صاحب اور عبداللہ محمد شبوطی صاحب نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور نہایت بے جگری، جوش اور فداکاری کی روح کے ساتھ ہر مجلس میں اور ہر جگہ دن اور رات زبانی اور تحریری طور پر پیغام احمدیت پہنچاتے چلے گئے ۔ اور امراء، غرباء، علماء اور فقہاء غرض کہ ہر طبقہ کے لوگوں کو ان کے گھروں میں جا کر نہایت خاکساری اور عاجزی سے دعوت حق دینے لگے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بعض وہ لوگ جو پہلے بات تک سننا گوارا نہ کرتے تھے اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر کو سن کر عش عش کرنے لگے حتی کہ بعض نے یہ اقرار کیا کہ حضرت مرزا صاحب کی بیان فرمودہ تفسیر واقعی الہامی ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے آپ کو علم لدنی سے نوازا ہے۔

علماء کی طرف سے کمشنر کو عرضی اوراس کا ردّعمل

نومبر 1947ء میں علماء نے عدن، شیخ عثمان اور تواہی کے مختلف لوگوں سے ایک عرضی دستخط کروا کر کمشنر کو دی کہ ہم اس مبلغِ قادیان کا یہاں رہنا پسند نہیں کرتے یہ ہمارے ایمانوں کو خراب کر رہا ہے ۔ شیخ عثمان کے بعض نوجوانوں کو اس شکایت کا پتہ چلا تو انہوں نے علماء کے اس رویہّ کی جو انہوں نے اپنی کم علمی و بے بضاعتی کو چھپانے اور اپنی شکست خوردہ ذہنیت پر پردہ ڈالنے کے لئے اختیار کیا تھا دل کھول کر مذمت کی اور ان کے خلاف زبردست پراپیگنڈہ کیا۔ بلکہ قریباً پچاس آدمیوں نے لکھا کہ ہم اس مبشر اسلامی کو دیگر سب علماء سے زیادہ پسند کرتے ہیں، اور واقعی یہ حقیقی مسلمان ہے اور جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت کے فقیہوں اور فریسیوں نے حضرت مسیح کی مخالفت کی تھی ویسے ہی یہ لوگ بھی مخالفت کر رہے ہیں ۔ کیونکہ انہیں خطرہ ہے کہ اگر اس شخص کا نفوذ وسیع ہو گیا تو ہماری کوئی وقعت نہ رہے گی ۔ غرضیکہ اس مخالفت کا خدا کے فضل سے اچھا نتیجہ نکلا۔

ڈاکٹر فیروز الدین صاحب کا انتقال

ان دنوں عدن میں یہود اور عرب کی کشمکش بھی یکا یک زور پکڑ گئی جس کا اثر تبلیغی سرگرمیوں پر بھی پڑنا ناگزیر تھا۔ علاوہ ازیں عدن کی جماعت کے پریذیڈنٹ جناب ڈاکٹر فیروز الدین صاحب عین فسادات کے دوران میں داغ مفارقت دے گئے جس سے مشن کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ مرحوم نہایت مخلص، نہایت پرجوش اور بہت سی صفات حمیدہ کے مالک تھے ۔ تبلیغ کا جوش اور شغف ان میں بے نظیر تھا۔ اگر کوئی مریض ان کے گھر پر آتا تو وہ اس تک ضرور محبت، اخلاص اور ہمدردی سے احمدیت کا پیغام پہنچاتے ۔ احمدیت کے مالی جہاد میں بھی آمدنی میں کمی کے باوجود بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مولوی غلام احمد صاحب مبشر نے اپنی 27 دسمبر 1947ء کی رپورٹ میں ان کے انتقال کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا:۔

’’احمدیت کی مالی خدمت کا جو جوش اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر رکھا ہوا تھا اس کی نظیر بھی کم ہی پائی جاتی ہے...... ہمارا اندازہ ہے کہ وہ ہر سال (اپنی آمد کا) ساٹھ فیصد ہی اشاعت اسلام کے لئے خرچ کر رہے تھے۔ مساکین، غرباء سے ہمدردی اور خدمت خلق کا جذبہ تو کُوٹ کُوٹ کر ان کے دل میں بھرا ہوا تھا۔ اگر کوئی مسکین بھی ان کے دروازے پر آجاتا اور وہ سوال کرتا تو آپ ضرور اس کی حاجت پوری کر دیتے ۔ بعض اوقات اپنی نئی پہنی ہوئی قمیص وہیں اتار کر دے دیتے اور یہی باتیں بعض اوقات ان کے گھر میں کشمکش کا باعث ہو جاتیں ۔ غرضیکہ آپ کی زندگی حقیقت میں یہاں کی جماعت کے لئے ایک عمدہ نمونہ تھی‘‘۔

ڈاکٹر فیروز الدین صاحب کی تدفین ’’کریتر‘‘ نامی شہر کے مرکزی قبرستان میں ہوئی اور ان کی قبر آج تک وہاں موجود ہے۔

ایک اور عالم آغوش احمدیت میں

اوائل 1948ء میں مولوی غلام احمد صاحب نے مرکز میں لکھا کہ اس علاقہ کے لوگ بالکل ہی اسلام سے بے بہرہ اور بدویانہ زندگی بسر کر رہے ہیں حتی کہ انہیں قرآن شریف الگ رہا نماز تک نہیں آتی ۔ اگر آپ اجازت دیں تو خاکسار درویشانہ فقیرانہ صورت میں اندرونی حصہ عرب میں چلا جائے اور ان لوگوں تک اسلام واحمدیت کا حقیقی پیغام بذریعہ تربیت ہی پہنچائے تو عدن کی نسبت زیادہ کامیابی کی امید ہے۔ لیکن مرکز نے اس کی اجازت نہ دی ۔ اس تجویز کے ایک ماہ بعد محمد سعید احمد نامی ایک اور عرب عالم سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گئے جس کے بعد جماعت عدن کے بالغ افراد کی تعداد 9 (عرب 2۔ ہندی گجراتی 1 ۔ پنجابی 6) تک پہنچ گئی ۔ اپریل 1948ء میں مولوی غلام احمد صاحب شیخ عثمان (عدن) کے نواح میں ایک گاؤں ’’مُعلا‘‘ نامی میں تبلیغ کے لئے گئے جو کہ شیخ عثمان سے چھ میل کے فاصلے پر ہے ۔ وہاں ایک فقیہ عالم سے گفتگو کا موقع ملا۔ مولوی صاحب نے انہیں امام مہدی علیہ السلام کی خوشخبری دی اور احادیث صحیحہ اور قرآن کریم سے آپ کی آمد کی علامات بتا کر صداقت ثابت کی اور آخر میں مسئلہ وفات مسیح پر دلائل دیئے ۔ قریباً ایک گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی ۔ آخر انہوں نے تمام لوگوں کے سامنے اقرار کیا کہ حضرت مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں اور باقی مسائل پر گفتگو کرنے سے بالکل انکار کر دیا۔

عیسائی مشنری کا تعاقب

نومبر 1948ء کا واقعہ ہے کہ ایک عرب نوجوان جو عیسائی مشنریوں کے زیر اثر ان کے پاس آتا جاتا تھا آپ کو گفتگو کے لئے ایک پادری کے مکان پر لے گیا۔ وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ چار نوجوان عرب بیٹھے اناجیل پڑھ رہے ہیں۔ گفتگو شروع ہوئی تو مولوی صاحب نے اناجیل ہی کے حوالوں سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں کوئی خدائی صفات نہ پائی جاتی تھیں۔ پادری صاحب لاجواب ہو کر کہنے لگے کہ آپ ہماری کتابوں سے کیوں حوالے دیتے ہیں؟ مولوی صاحب نے جواب دیا ایک اس لئے کہ آپ کو وہ مسلّم ہیں دوسرے آپ ہمیں انجیلوں کی طرف دعوت دیتے ہیں لہذا تنقید کرنا ہمارا حق ہے ۔ آخر پادری صاحب ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور مزید گفتگو سے انکار کر کے الگ کمرے میں چلے گئے اس پر سب عرب نوجوانوں نے آپ کا دلی شکریہ ادا کیا کہ آج آپ نے ان کا جھوٹ بالکل واضح کر دیا ہے۔

مباحثے اور انفرادی ملاقاتیں

1948ء کے وسط آخر میں مولوی صاحب کے عدن کے علماء سے وفات مسیح، مسئلہ ناسخ ومنسوخ، مسئلہ نبوت اور یاجوج ماجوج کے مضامین پر متعدد کامیاب مباحثے ہوئے ۔ علاوہ ازیں آپ نے عدن کی بعض شخصیتوں مثلاً سید حسن صافی محمد علی اسودی تک پیغام حق پہنچایا۔ ماہ ستمبر میں آپ نے عدن سے پچاس میل کے فاصلہ پر ایک مقام جعار اور لحج کا تبلیغی دورہ کیا۔ جعار میں حاکم علاقہ علی محمد کو تبلیغ کی اور لحج میں بعض امراء مثلاً وزیر معارف سلطان فضل عبدالقوی، وزیر تموین سلطان فضل بن علی وغیرہ سے ملے اور ان سے نیز مقامی علماء سے تعارف پیدا کیا۔

بیرونی شخصیتوں تک پیغام حق

عدن ایک اہم تجارتی شاہراہ پر واقع ہے جہاں مختلف اطراف سے لوگ بکثرت آتے تھے جن میں گردونواح کے علاقوں کے شیوخ و حکام بھی ہوتے تھے مولوی غلام احمد صاحب مبشر اور عبداللہ محمد شبوطی صاحب ہمیشہ بیرونی شخصیتوں تک پیغام حق پہنچاتے رہتے تھے ۔ دسمبر 1948ء میں مولوی غلام احمد صاحب نے عدن کے مشہور سادات میں سے ایک عالم شمس العلماء سید زین العدروس سے ان کے مکان میں ملاقات کی اور ان کے سامنے بڑی تفصیل سے

حضرت
مسیح موعودؑ کے دعویٰ اور اس کے دلائل و براہین بیان کئے۔

مبلغ عدن کی واپسی

مولوی غلام احمد صاحب ایک انتھک اور پرجوش مبشر اسلامی کی حیثیت سے 1949ء کے آخر تک عدن میں اسلام واحمدیت کا نور پھیلاتے رہے اور عدن میں کئی سعید روحوں کو حق وصداقت سے وابستہ کرنے کا موجب بنے مگر آپ کی دیوانہ وار مساعی اور جدوجہد نے صحت پر سخت ناگوار اثر ڈالا اور آپ کو اس تبلیغی جہاد کے دوران 1949ء میں دماغی عارضہ بھی لاحق ہوگیا۔ احمدی ڈاکٹروں نے علاج معالجہ میں دن رات ایک کر دیا جب طبیعت ذرا سنبھل گئی اور آپ سفر کے قابل ہوئے تو آپ عدن سے 22 دسمبر 1949ء کو بذریعہ بحری جہاز روانہ ہوکر 12/جنوری 1950ء کو ربوہ میں تشریف لے آئے۔

آپ کے بعد عدن کے مخلص احمدیوں خصوصًا عبداللہ محمد شبوطی اور میجر ڈاکٹر محمد خان شیخ عثمان عدن نے اشاعت اسلام واحمدیت کا کام برابر جاری رکھا اور آہستہ آہستہ جماعت میں نئی سعید روحیں داخل ہونے لگیں۔ مثلاً 1951ء میں محمد سعید صوفی و ہاشم احمد ورائل حائل نے بیعت کی۔ وسط 1952ء میں چار نئے احمدی ہوئے۔ 1960ء میں علی سالم بن سالم عدنی داخل احمدیت ہوئے۔

ایک عربی مکتوب کی اشاعت

وسط 1952ء میں عبداللہ محمد الشبوطی نے ایک عالم الشیخ الفاضل عبداللہ یوسف ہروی کے نام ''مطبعۃ الکمال عدن'' سے ایک عربی مکتوب چھپوا کے شائع کیا جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت اور اختلافی مسائل پر نہایت مختصر مگر عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی تھی۔

محمود عبداللہ الشبوطی کا عزم ربوہ

چونکہ عدن میں کسی نئے مبشر و مبلغ کی اجازت ملنا ایک مشکل مسئلہ بن کے رہ گیا تھا اس لئے جماعت عدن کے مشورہ سے عبداللہ محمد الشبوطی نے اپنے ایک فرزند محمود عبداللہ الشبوطی کو بتاریخ 19/مئی 1952ء مرکز میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے عدن سے روانہ کیا۔ محمود عبداللہ الشبوطی 25 مئی کو ربوہ پہنچے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔

پہلا پبلک جلسہ

20/نومبر 1954ء کو جماعت احمدیہ عدن کا پہلا پبلک جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ جلسہ کا پنڈال دارالتبلیغ کے سامنے تھا اور اس میں مائیکروفون کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ قبل ازیں احمدیوں کے جلسے میں محدود اور چاردیواری کے اندر ہوتے تھے مگر اس سال یہ جلسہ عام منانے کا فیصلہ کیا گیا اور علاوہ اخباروں میں اشتہار دینے کے قریباً 500 دعوتی کارڈ جاری کئے گئے۔ ایک روز قبل مخالف علماء نے جمعہ کے خطبوں میں نہایت زہر آلود تقریریں کر کے لوگوں کو جلسہ میں آنے سے منع کیا لیکن ان مخالفانہ کوششوں کے باوجود جلسہ بہت کامیاب رہا۔ حاضرین کے لئے تین سو کرسیاں بچھائی گئی تھیں جو مقررہ پروگرام سے بیس منٹ پہلے پُر ہوگئیں اس لئے جلسہ کی کارروائی بھی پہلے ہی شروع کر دی گئی۔ صدر جلسہ عبدہٗ سعید صوفی تھے جن کے صدارتی خطاب کے بعد بالترتیب منیر محمد خاں (ابن میجر ڈاکٹر محمد خاں) اور عبداللہ محمد الشبوطی نے مؤثر تقریریں کیں۔ کرسیوں پر بیٹھنے والوں کے علاوہ جلسہ گاہ کے اردگرد قریباً ایک ہزار نفوس نے پوری خاموشی اور دلچسپی سے تقریریں سنیں اور نہایت عمدہ اثر لے کر گئے اور بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا۔ اس کامیاب تجربہ سے عدنی احمدیوں کے حوصلے بلند ہو گئے اور انہوں نے ہر سال جلسہ سیرۃ النبی منعقد کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ میجر ڈاکٹر محمد خاں، عبداللہ محمد الشبوطی، عبدہ سعید صوفی، احمد محمد الشبوطی، سیف محمد شبوطی نے اس جلسہ کی کامیابی میں نمایاں حصہ لیا۔

عبداللہ الشبوطی اور سلطان الشبوطی کی ربوہ آمد

محمود عبداللہ الشبوطی صاحب ابھی ربوہ میں ہی تھے کہ ان کے والد عبداللہ الشبوطی اور چچا سلطان محمد الشبوطی ربوہ تشریف لے گئے جہاں انہوں نے اپنے بیٹے کی شادی مکرمہ نسرین صاحبہ بنت بشیر احمد شاہ صاحب دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے کردی۔ بعدازاں انہوں نے قادیان کا سفر بھی اختیار کیا اور جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شرکت کی۔ واپسی سے قبل دونوں بھائی نئی دہلی بھی گئے جہاں ان کا یمنی دوست صالح شیبی صاحب انڈونیشین ایمبیسی میں ملازم تھا ان کو ملنے کے بعد یہ برادران واپس یمن چلے گئے۔

حضرت مصلح موعودؓ سے یادگار ملاقات

ربوہ میں قیام کے دوران ان دونوں بھائیوں کی حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات بھی ہوئی جس میں حضور نے سفر یورپ کے دوران یمن سے گزرنے کا ذکر فرمایا اور ان کو

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ یمن میں احمدی احباب کے ساتھ

اپنا عصا عطا فرمایا جو آج بھی ان کے بیٹے محمود عبداللہ الشبوطی کے پاس موجود ہے۔

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کی یمن میں آمد

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب متعدد دفعہ یمن میں تشریف لاتے رہے آپ پاکستانی احمدی ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے گھر کے قریبی ہوٹل میں ٹھہرتے تھے۔ اور افراد جماعت سے ملتے اور اکثر وقت ان کے ساتھ گزارتے تھے۔ اور جب عبد اللہ شبوطی اور سلطان شبوطی صاحب ربوہ گئے تو حضرت چوہدری صاحب نے خادموں کو ان کی خدمت سے روک کر بنفس نفیس ان کی ضیافت کی۔

محمود عبداللہ الشبوطی کی مراجعت وطن اور تبلیغ حق

محمود عبداللہ الشبوطی نے جو سالہا سال سے مرکز سلسلہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے تھے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد 4/فروری 1960ء کو اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کر دی اور حضرت مصلح موعودؓ نے ان کا وقف قبول فرمالیا اور ساتھ ہی عدن میں مبلغ لگائے جانے کی منظوری بھی دے دی۔ چنانچہ آپ حضور کے حکم پر 14/اگست 1960ء کو کراچی سے روانہ ہو کر 15/اگست کو عدن پہنچ گئے۔ آپ نے اگلے سال عدن سے پہلا احمدی رسالہ ''اَلْاِسْلَام'' جاری کیا اور علمی حلقوں میں اسلام واحمدیت کی آواز بلند کرنے کے علاوہ جماعتی تربیت وتنظیم کے فرائض بھی بجالانے لگے۔

عدن پر ان دنوں برطانوی راج قائم تھا۔ مذہبی آزادی تھی لہٰذا جماعت ترقی کی منزلیں طے کرتی رہی۔ 30/نومبر 1967ء کو عدن برطانوی تسلط سے آزاد ہوگیا۔ اس آزادی کے ساتھ ہی مذہبی آزادی کا خون ہوگیا اور جماعت کی سرگرمیاں محدود ہوگئیں۔

عدن مشن تاحال قائم ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یمن میں احمدیت کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد11 صفحہ 243 تا252، صدر صاحب جماعت احمدیہ یمن مکرم احمد محمد الشبوطی صاحب کے 11نومبر 2008ء کو ایک خط میں رقم فرمودہ تاریخی حالات)

مسقط مشن کی بنیاد

عمان جزیرہ عرب کی ایک مسلم ریاست ہے جو قطر اور حضرموت کے درمیان عرب کے مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ مسقط اس ریاست کا دارالسلطنت اور خلیج فارس کی بڑی اہم بندرگاہ ہے۔ یہاں کے عربوں کی تعلیمی اور مذہبی حالت بہت ناگفتہ بہ تھی اور ان پر ایک جمود طاری تھا مگر عیسائیوں نے جگہ جگہ ہسپتال کھول رکھے تھے جہاں وہ کھلے بندوں صلیبی مذہب کا پرچار کرتے تھے اور سینکڑوں مسلمانوں کو حلقہ بگوش عیسائیت کر چکے تھے۔

اگرچہ احمدیہ مسلم مشن عدن 1946ء سے عرب کے مغربی ساحل کو عیسائیوں کی یلغار سے بچانے کے لئے ٹھوس خدمات بجالا رہا تھا مگر مشرقی ساحل میں ان کی سرگرمیوں کا نوٹس لینے والا کوئی نہیں تھا۔ اور عربوں کی نئی نسل صلیبی مذہب سے متاثر ہورہی تھی۔ اور مشکل یہ تھی کہ ان علاقوں میں داخلہ پر سخت پابندیاں تھیں۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک احمدی دوست محمد یوسف صاحب بی ایس سی، جو ان دنوں مسقط حکومت کے فوڈ آفیسر تھے لاہور آئے تو حضرت مصلح موعودؓ کے حکم سے مولوی روشن الدین صاحب فاضل واقف زندگی کو ان کے ساتھ روانہ کردیا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ وہ ریاست میں ذریعہ معاش تلاش کریں۔ انہیں اپنے اور اپنے بچوں کے اخراجات خود برداشت کرنا ہوں گے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف 2/فروری 1949ء کو مسقط میں پہنچے اور یوں نہایت بے بضاعتی کے عالم میں مسقط مشن کی بنیاد پڑی۔ آپ کے تشریف لے جانے سے قبل مسقط میں تین احمدی تھے۔

مسٹر محمد یوسف بی ایس سی نے ابتدائی خرچ کے طور پر کچھ رقم مولوی صاحب کو پیش کی اور کہا کہ کچھ اور رقم مرکز سے لے کر تجارتی کاروبار شروع کرنا چاہئے نیز حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت اقدس میں بھی لکھ دیا کہ اگر کچھ روپیہ مرکز سے بھی ہمیں مل جائے تو مولوی صاحب کو تجارت پر لگادیں مگر حضور نے ارشاد فرمایا کہ تجارت میں کام زیادہ کرنا پڑتا ہے اور تبلیغ کے لئے وقت نہیں ہوتا ان کو ملازمت کروائیں۔ چنانچہ کچھ جدوجہد کے بعد مولوی صاحب کو ملازمت مل گئی لیکن تبلیغ حق کی پاداش میں فارغ کردیئے گئے۔ اور یہ صورت کئی بار پیش آئی اور تعصب کی وجہ سے کئی رکاوٹیں پیدا کی گئیں مگر آپ صبر واستقامت کے ساتھ دین کی خدمت میں مصروف رہے۔ ملازمت کے دوران جب آپ کو معقول مشاہرہ مل جاتا تو آپ مرکز کو اطلاع دے دیتے کہ میں گھر والوں کو یہاں سے خرچ روانہ کردوں گا۔ مگر جب حالات قابو سے باہر ہوجاتے تو مرکز خود ان کے بال بچوں کی مالی ذمہ داریاں سنبھال لیتا اور یہ صورت آپ کے پورے عرصہ قیام عمان تک قائم رہی۔

مسقط میں ایک لمبے عرصے تک تربیتی وتبلیغی فرائض انجام دینے کے بعد آپ 15/فروری 1961ء کو دوبئی منتقل ہوگئے اور جماعتی تربیت کے ساتھ ساتھ پیغام حق پہنچاتے رہے اور بالآخر 9/اگست 1961ء کو واپس مرکز احمدیت ربوہ میں تشریف لے آئے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد12 صفحہ169 تا 171)

(باقی آئندہ)

نماز میں دعاؤں کی تاکید

حضرت میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی تحریر فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ حضور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز میں دُعا بہت کرنی چاہئے نیز فرمایا کہ اپنی زبان میں دعا کرنی چاہئے۔ لیکن جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے اس کو انہیں الفاظ میں پڑھنا چاہئے مثلاً رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وغیرہ پڑھ کر اور اس کے بعد بیشک اپنی زبان میں دعا کی جائے۔ نیز فرمایا کہ رکوع وسجدہ کی حالت میں قرآنی دعا نہ کی جائے کیونکہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اور اعلیٰ شان رکھتا ہے اور رکوع اور سجدہ تذلل کی حالت ہے۔ اس لئے کلام الٰہی کا احترام کرنا چاہئے۔

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 166)

خطبہ جمعہ

آنحضرت ﷺ کا تذکرہ بہت عمدہ ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ایسی بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل ہو تو وہ جائز نہیں۔

صحابہ و تابعین کے عہد میں یوم میلادالنبیؐ منانے کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

(آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا خوبصورت تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 13/مارچ 2009ء بمطابق 13/امان 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

دو تین دن پہلے 12/ربیع الاوّل تھی جو آنحضرت ﷺ کی پیدائش کا دن ہے اور یہ دن مسلمانوں کا ایک حصہ بڑے جوش و خروش سے مناتا ہے۔ پاکستان میں بلکہ برصغیر میں بھی بعض بڑا اہتمام کرتے ہیں۔ بعض لوگ جو ہمارے معترضین ہیں، مخالفین ہیں، ان کا ایک یہ اعتراض بھی ہوتا ہے۔ مجھے بھی لکھتے ہیں، احمدیوں سے بھی پوچھتے ہیں کہ احمدی کیوں یہ دن اہتمام سے نہیں مناتے؟ تو اس بارہ میں آج مَیں کچھ کہوں گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارہ میں کیا ارشادات فرمائے؟ (وہ بیان کروں گا) جن سے واضح ہوگا کہ اصل میں احمدی ہی ہیں جو اس دن کی قدر کرنا جانتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس سے پہلے مَیں یہ بھی بتا دوں کہ مولودالنبی جو ہے، یہ کب سے منانا شروع کیا گیا۔ اس کی تاریخ کیا ہے؟ مسلمانوں میں بھی بعض فرقے میلادالنبی کے قائل نہیں ہیں۔

اسلام کی پہلی تین صدیاں جو بہترین صدیاں کہلاتی ہیں ان صدیوں کے لوگوں میں نبی کریم ﷺ سے جو محبت پائی جاتی تھی وہ انتہائی درجہ کی تھی اور وہ سب لوگ سنت کا بہترین علم رکھنے والے تھے اور سب سے زیادہ اس بات کے حریص تھے کہ آنحضرت ﷺ کی شریعت اور سنت کی پیروی کی جائے۔ لیکن اس کے باوجود تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ کسی صحابی یا تابعی جو صحابہ کے بعد آئے، جنہوں نے صحابہ کو دیکھا ہوا تھا، کے زمانے میں عید میلادالنبی کا ذکر نہیں ملتا۔ وہ شخص جس نے اس کا آغاز کیا، اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ قداح تھا۔ جس کے پیروکار فاطمی کہلاتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اس کا تعلق باطنی مذہب کے بانیوں میں سے تھا۔ باطنی مذہب یہ ہے کہ شریعت کے بعض پہلو ظاہر ہوتے ہیں، بعض چھپے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کی یہ اپنی تشریح کرتے ہیں۔ ان میں دھوکے سے مخالفین کو قتل کرنا، مارنا بھی جائز ہے اور بہت ساری چیزیں ہیں اور بے انتہا بدعات ہیں جو انہوں نے اسلام میں داخل کی ہیں اور ان ہی کے نام سے منسوب کی جاتی ہیں۔

پس سب سے پہلے جن لوگوں نے میلادالنبی ﷺ کی تقریب شروع کی وہ باطنی مذہب کے تھے اور جس طرح انہوں نے شروع کی وہ یقیناً ایک بدعت تھی۔ مصر میں ان کی حکومت کا زمانہ 362 ہجری بتایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اَور بھی بہت سارے دن منائے جاتے تھے۔ یوم عاشورہ ہے۔ میلادالنبیؐ تو خیر ہے ہی۔ میلاد حضرت علیؓ ہے۔ میلاد حضرت حسنؓ ہے۔ میلاد حضرت حسینؓ ہے۔ میلاد حضرت فاطمۃ الزہراؓ ہے۔ رجب کے مہینے کی پہلی رات کو مناتے ہیں۔ درمیانی رات کو مناتے ہیں۔ شعبان کے مہینے کی پہلی رات مناتے ہیں۔ پھر ختم کی رات ہے۔ رمضان کے حوالے سے مختلف تقریبات ہیں اور بے تحاشا اور بھی دن ہیں جو مناتے ہیں اور انہوں نے اسلام میں بدعات پیدا کیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا مسلمانوں میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو بالکل اس کو نہیں مناتے اور عید میلادالنبی کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ یہ دوسرا گروہ ہے جس نے اتنا غلو سے کام لیا کہ انتہا کر دی۔

بہرحال ہم دیکھیں گے کہ اس زمانے کے امام نے جن کو اللہ تعالیٰ نے حکم اور عدل کر کے بھیجا ہے انہوں نے اس بارے میں کیا ارشاد فرمایا۔

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مولودخوانی پر سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ:

"آنحضرت ﷺ کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرہ کی ترغیب دی ہے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ ایسی بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں۔ خدا کی شان خدا کے ساتھ اور نبی کی شان نبی کے ساتھ رکھو۔ آج کل کے مولویوں میں بدعت کے الفاظ زیادہ ہوتے ہیں اور وہ بدعات خدا کے منشاء کے خلاف ہیں۔ اگر بدعات نہ ہوں تو پھر تو وہ ایک وعظ ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت، پیدائش اور وفات کا ذکر ہو تو موجب ثواب ہے۔ ہم مجاز نہیں کہ اپنی شریعت یا کتاب بنالیویں"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ159-160۔ جدید ایڈیشن)

آنحضرت ﷺ کی سیرت اگر بیان کرنی ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن آج کل ہوتا کیا ہے؟ خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان میں ان جلسوں کو سیرت سے زیادہ سیاسی بنا لیا جاتا ہے، یا ایک دوسرے مذہب پہ یا ایک دوسرے فرقے پہ گند اچھالنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں جو کوئی جلسہ یہ لوگ کرتے ہیں، اس میں یہ نہیں ہوا کہ سیرت کے پہلو بیان کر کے صرف وہیں تک بس کر دیا جائے بلکہ ہر جگہ پر جماعت احمدیہ کے خلاف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر بے انتہا بیہودہ اور لغو قسم کی باتیں کی جاتی ہیں اور آپ کی ذات کو تضحیک کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

گزشتہ دنوں ربوہ میں ہی مولویوں نے بڑا جلسہ کیا، جلوس نکالا۔ اور وہاں کی جو رپورٹس ہیں اس میں صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جلسہ سیاسی مقصد کے لئے اور احمدیوں کے خلاف اپنے بغض و عناد کے اظہار کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ تو اس قسم کے جو جلسے ہیں ان کا تو کوئی فائدہ نہیں۔

آنحضرت ﷺ کی ذات تو وہ بابرکت ذات ہے کہ جب آپؐ آئے تو رحمۃ للعالمین بن کے آئے۔ آپؐ تو دشمنوں کے لئے بھی رو رو کر دعائیں کرتے رہے۔

ایک صحابی سے روایت ہے کہ ایک رات مجھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھنے کا موقع ملا تو اس میں آپؐ یہی دعا مستقل کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو بخش دے اور عقل دے۔

(سنن النسائی کتاب الافتتاح باب ترديد الآية حديث نمبر 1010)

لیکن آج کل کے مُلّاں اس اسوہ پہ عمل کرنے کی بجائے کیا کر رہے ہیں؟ قادیانیوں کے خلاف (جو ان کی زبان میں قادیانی کہلاتے ہیں) یعنی ہم احمدیوں کے خلاف جو گندی زبان استعمال کی جا سکتی ہے

کی جاتی ہے اور الزامات لگائے جاتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا اسوہ تو یہ تھا کہ ایک صحابی کے جنگ کے دوران دشمن پر غلبہ پا کے اُسے قتل کر دینے پر جبکہ اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا، آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم نے دل چیر کر دیکھا تھا؟ اور اتنا شدت سے اظہار کیا کہ انہوں نے خواہش کی کہ کاش مَیں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب علی ما یقاتل المشرکون حدیث نمبر 2643)

لیکن ان کے عمل کیا ہیں؟ بالکل اس کے الٹ۔ بہرحال یہ تو ان کے عمل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے تسلسل میں کیا فرماتے ہیں، مَیں آگے پیش کرتا ہوں۔ فرمایا کہ محض تذکرہ آنحضرت ﷺ کا عمدہ چیز ہے۔ ’’اس سے محبت بڑھتی ہے اور آپؐ کی اتباع کے لئے تحریک ہوتی اور جوش پیدا ہوتا ہے‘‘۔ (الحکم جلد 7 نمبر11صفحہ 24.5/مارچ 1903ء۔ملفوظات جلد سوم صفحہ 159حاشیہ ۔جدید ایڈیشن)

’’قرآن شریف میں بھی اس لئے بعض تذکرے موجود ہیں جیسے فرمایا وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِبْرَاھِیْمَ (مریم:42) ‘‘۔(ایضاً صفحہ 159حاشیہ ۔جدید ایڈیشن)

’’لیکن ان تذکروں کے بیان میں بعض بدعات ملا دی جائیں تو وہ حرام ہو جاتے ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’یہ یاد رکھو کہ اصل مقصد اسلام کا توحید ہے۔ مولود کی محفلیں کرنے والوں میں آج کل دیکھا جاتا ہے کہ بہت سی بدعات ملا لی گئی ہیں۔ جس میں ایک جائز اور موجب رحمت فعل کو خراب کر دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا تذکرہ موجب رحمت ہے مگر غیر مشروع امور و بدعات منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ ہم خود اس امر کے مجاز نہیں ہیں کہ آپ کسی نئی شریعت کی بنیاد رکھیں اور آج کل یہی ہو رہا ہے کہ ہر شخص اپنے خیالات کے موافق شریعت کو بنانا چاہتا ہے گویا خود شریعت بناتا ہے۔ (الحکم جلد 7 نمبر11صفحہ 24.5/مارچ 1903ء۔ملفوظات جلد سوم صفحہ 160حاشیہ۔جدید ایڈیشن)

اس مسئلہ میں بھی افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے۔ بعض لوگ اپنی جہالت سے کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا تذکرہ ہی حرام ہے۔ (نعوذ باللہ)۔ یہ ان کی حماقت ہے۔ ’’آنحضرت ﷺ کے تذکرہ کو حرام کہنا بڑی بیباکی ہے۔ جبکہ آنحضرت ﷺ کی سچی اتباع خدا تعالیٰ کا محبوب بنانے کا ذریعہ اور اصل باعث ہے اور اتباع کا جوش تذکرہ سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی تحریک ہوتی ہے۔ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کا تذکرہ کرتا ہے۔‘‘

’’ہاں جو لوگ مولود کے وقت کھڑے ہوتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہی خود تشریف لے آئے ہیں‘‘۔ (یہ بھی ان کا ایک طریق کار ہے۔ جلسہ ہوتا ہے مولود کی محفل ہو رہی ہے، اس میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مجلس بیٹھی ہوئی ہے تقریر کرنے والا مقرر کچھ بول رہا ہے، کہتا ہے آنحضرت ﷺ تشریف لے آئے اور اس میں سارے بیٹھے ہوئے لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں) فرمایا کہ یہ جو’’ خیال کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔ یہ اُن کی جرأت ہے۔ ایسی مجلسیں جو کی جاتی ہیں ان میں بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ کثرت سے ایسے لوگ شریک ہوتے ہیں جو تارک الصلوٰۃ‘‘۔ (لوگ تو ایسے بیٹھے ہوئے ہیں جو نماز بھی پانچ وقت نہیں پڑھ رہے ہوتے بلکہ بعض تو نمازیں بھی پڑھنے والے نہیں ہوتے، صرف عید پڑھنے والے ہوتے ہیں یا صرف محفلوں میں شامل ہو جاتے ہیں)۔ فرمایا کہ ’’کثرت سے ایسے لوگ شریک ہوتے ہیں جو تارک الصلوٰۃ، سود خور اور شرابی ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو ایسی مجلسوں سے کیا تعلق؟ اور یہ لوگ محض ایک تماشہ کے طور پر جمع ہو جاتے ہیں، پس اس قسم کے خیال بیہودہ ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ159-160۔ حاشیہ)

جو شخص خشک وہابی بنتا ہے اور آنحضرت ﷺ کی عظمت کو دل میں جگہ نہیں دیتا وہ بے دین آدمی ہے۔ ’’انبیاء علیہم السلام کا وجود بھی ایک بارش ہوتی ہے۔ وہ اعلیٰ درجہ کا روشن وجود ہوتا ہے۔ خوبیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ دنیا کے لئے اس میں برکات ہوتے ہیں۔ اپنے جیسا سمجھ لینا ظلم ہے۔ اولیاء اور انبیاء سے محبت رکھنے سے ایمانی قوت بڑھتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ161۔ حاشیہ ۔جدید ایڈیشن)

حدیث میں آیا ہے آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ بہشت میں ایک ایسا مقام ہوگا جس میں صرف مَیں ہوں گا۔ ایک صحابی جس کو آپ سے بہت ہی محبت تھی وہ یہ سن کر رو پڑا اور کہا کہ حضور مجھے آپ سے بہت محبت ہے۔ آپ نے فرمایا تو میرے ساتھ ہوگا۔ خیال ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مَیں ہوں گا تو شاید یہ صحابی وہاں نہ پہنچ سکیں۔ فرمایا کہ اگر تجھے مجھ سے محبت ہے تو میرے ساتھ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’دوسرا گروہ جنہوں نے مشرکانہ طریق اختیار کئے ہیں روحانیت ان میں بھی نہیں۔ قبر پرستی کے سوا اور کچھ نہیں‘‘۔ (الحکم جلد 7 نمبر11صفحہ 24.5/مارچ 1903ء۔ملفوظات جلد سوم صفحہ 161حاشیہ ۔جدید ایڈیشن)

پس اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا تذکرہ میرے نزدیک جیسا کہ وہابی کہتے ہیں حرام نہیں بلکہ یہ اتباع کی تحریک کے لئے مناسب ہے۔ جو لوگ مشرکانہ رنگ میں بعض بدعتیں پیدا کرتے ہیں وہ حرام ہے۔

اسی طرح ایک شخص نے سوال کیا تو اس کو آپ نے خط لکھوایا اور فرمایا کہ میرے نزدیک اگر بدعات نہ ہوں اور جلسہ ہو اس میں تقریر ہو، اس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت بیان کی جاتی ہو وہاں آنحضرت ﷺ کی مدح میں کچھ نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کے سنائی جائیں تو ایسی مجلسیں بڑی اچھی ہیں اور ہونی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس طرح اپنی اس عشق و محبت کی جو محفلیں ہیں ان کو سجانا چاہتے تھے یا اس بارہ میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’خدا فرماتا ہے اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ (آل عمران:32)‘‘ کہ اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ یہ قرآن کریم کی آیت ہے۔ فرمایا کہ ’’کیا آنحضرت ﷺ نے کبھی روٹیوں پر قرآن پڑھا تھا؟‘‘ (آج کل کے یہ مولوی مجلسیں کرتے ہیں۔ محفلیں کرتے ہیں تو اس قسم کی بدعات کرتے ہیں کہ اس کے بعد روٹیاں تقسیم ہوتی ہیں۔ قرآن پڑھا گیا تو یہ مولود کی روٹی ہے۔ بڑی بابرکت روٹی ہوگئی۔ تو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اللہ سے محبت کرنی ہے تو آنحضرت ﷺ کی پیروی کرو اور آنحضرت ﷺ کی اگر پیروی کرنی ہے تو کیا کہیں یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ نے کبھی روٹیوں پر قرآن پڑھا؟)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’اگر آپؐ نے ایک روٹی پر پڑھا ہوتا تو ہم ہزار پر پڑھتے۔ ہاں آنحضرت ﷺ نے خوش الحانی سے قرآن سنا تھا اور آپؐ اس پر روئے بھی تھے۔ جب یہ آیت وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰؤُلَآءِ شَھِیْدًا (النساء:42)‘‘ (اور ہم تجھے ان لوگوں کے متعلق بطور گواہ لائیں گے۔ قرآن سنا ضرور کرتے تھے اور اس پر آپ جب یہ آیت آئی کہ آپ گواہ ہوں گے تو آپؐ اس پر رو پڑے۔ یہ رونا اصل میں آپؐ کی عاجزی کا انتہائی مقام اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح یہ مقام آپ کو عطا فرمایا۔)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اس سے ’’آپ روئے اور فرمایا بس کر مَیں آگے نہیں سن سکتا۔ آپ کو اپنے گواہ گزرنے پر خیال گزرا ہوگا‘‘۔ (ایضاً صفحہ 162)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ’’ہمیں خود خواہش رہتی ہے کہ کوئی خوش الحان حافظ ہو تو قرآن سنیں‘‘۔ یہ ہے اتباع آنحضرت ﷺ کی۔ پھر لکھتے ہیں کہ ’’آنحضرت ﷺ نے ہر ایک کام کا نمونہ دکھلا دیا ہے وہ ہمیں کرنا چاہئے۔ سچے مومن کے واسطے کافی ہے کہ دیکھ لیوے کہ یہ کام آنحضرت ﷺ نے کیا ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں کیا تو کرنے کا حکم دیا ہے یا نہیں؟ حضرت ابراہیمؑ آپؐ کے جد امجد تھے اور قابل تعظیم تھے۔ کیا وجہ کہ آپ نے ان کا مولود نہ کروایا؟‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 162۔ جدید ایڈیشن)

آنحضرت ﷺ نے ان کی پیدائش کا دن نہیں منایا۔

بہرحال خلاصہ یہ کہ مولود کے دن جلسہ کرنا، کوئی تقریب منعقد کرنا منع نہیں ہے بشرطیکہ اس میں کسی بھی قسم کی بدعات نہ ہوں۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت بیان کی جائے۔ اور اس قسم کا (پروگرام) صرف یہی نہیں کہ سال میں ایک دن ہو۔ محبوب کی سیرت جب بیان کرنی ہے تو پھر سارا سال ہی مختلف وقتوں میں جلسے ہو سکتے ہیں اور کرنے چاہئیں اور یہی جماعت احمدیہ کا تعامل رہا ہے، اور یہی جماعت کرتی ہے۔ اس لئے یہ کسی خاص دن کی مناسبت سے نہیں، لیکن اگر کوئی خاص دن مقرر کر بھی لیا جائے اور اس پہ جلسے کئے جائیں اور آنحضرت ﷺ کی سیرت بیان کی جائے بلکہ ہمیشہ سیرت بیان کی جاتی ہے۔ اگر اس طرح پورے ملک میں اور پوری دنیا میں ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ بدعات شامل نہیں ہونی چاہئیں۔ کسی قسم کے ایسے خیالات نہیں آنے چاہئیں کہ اس مجلس سے ہم نے جو برکتیں پا لی ہیں ان کے بعد ہمیں کوئی اور نیکیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ بعضوں کے خیال ہوتے ہیں۔ تو نہ افراط ہو نہ تفریط ہو۔

پس آج مَیں بقیہ وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بعض پہلو بیان کروں گا تا کہ ہم بھی ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ تبھی ہم جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، آنحضرت ﷺ کی پیروی کر کے خدا تعالیٰ کی محبت کو پا سکتے ہیں اور تبھی ہمارے گناہ بخشے جائیں گے، تبھی ہماری دعائیں بھی قبولیت کا درجہ پائیں گی۔

بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا آنحضرت ﷺ کو وسیلہ بنا کر دعا کی جا سکتی ہے؟ آپؐ کی سنت کی پیروی اور آپؐ سے محبت کا تعلق، اللہ تعالیٰ کی رضا یہ سب آپ کو حاصل کرنے کا وسیلہ ہی ہیں۔ اذان کے بعد کی دعا میں بھی یہی دعا سکھائی گئی ہے۔ جو آیت مَیں نے پڑھی ہے اس کا کچھ حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درج فرمایا تھا۔ پوری آیت اس طرح ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (آل عمران:32) تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو

میری اتباع کرو وہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ نے کیا سنت قائم فرمائی؟ جن کی ہم نے پیروی کرنی ہے۔ آپؐ کے کیا کچھ عمل تھے جو آپؐ نے اپنے صحابہ کے سامنے کئے اور آگے روایات میں ہم تک پہنچے۔

آپ ﷺ پر دنیا والے یہ الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ نے دنیاوی جاہ و حشمت کے لئے حملے کئے اور ایک علاقے کو زیر کر کے اپنی حکومت میں لے آئے۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات کے حوالے سے قسم قسم کی باتیں آج کل کی جاتی ہیں۔ ایسی کتابیں لکھی جاتی ہیں کہ جن کو کوئی شریف النفس پڑھ بھی نہیں سکتا۔ بلکہ امریکہ میں ہی جو نئی کتاب لکھی گئی ہے، اس پہ کسی عیسائی نے ہی یہ تبصرہ کیا تھا کہ ایسی بیہودہ کتاب ہے کہ اس کو تو پڑھا ہی نہیں جا سکتا۔ تو یہ سب الزامات جو آپ ﷺ کی ذات پر لگائے جاتے ہیں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمیشہ سے آپ کی ذات بابرکات پر یہ الزام لگائے گئے۔ جب آپؐ نے دعویٰ کیا اس وقت بھی کفار کا یہ خیال تھا کہ شاید کسی دنیاوی لالچ کی وجہ سے آپ نے یہ دعویٰ کیا ہے اور آپ کے چچا کے ذریعہ سے آپ کو یہ پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے مذہب کے بارہ میں، ہمارے بتوں کے بارے میں کچھ کہنا چھوڑ دیں اور اپنے دین کی تبلیغ بھی نہ کریں اور ہم اس کے بدلے میں آپ کی سرداری بھی تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ اپنی دنیا کی جاہ و حشمت جو ہمارے پاس ہے وہ بھی آپؐ کو دینے کو تیار ہیں۔ اپنی دولت بھی دینے کو تیار ہیں۔ عرب کی خوبصورت ترین عورت بھی دینے کو تیار ہیں تو آپؐ کا جواب یہ تھا کہ اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی رکھ دیں تو تب بھی مَیں اپنے فرض سے باز نہیں آؤں گا۔ مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ ان کی خرابیاں ان کو بتاؤں اور ان کو سیدھے راستے پر چلاؤں۔ اگر اس کے لئے مجھے مرنا ہی ہے تو پھر مَیں بخوشی اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اس راہ میں وقف ہے اور موت کا ڈر مجھے اس کام سے روک نہیں سکتا اور نہ ہی کسی قسم کا لالچ مجھے اس سے روک سکتا ہے۔

پس دنیاداروں نے تو ہمیشہ سے آپ کے اس کام کو جو آپ خدا تعالیٰ کی خاطر کر رہے تھے اور خدا تعالیٰ کے حکم سے کر رہے تھے دنیاوی اور ظاہری چیز سمجھا اور کفّار نے آپ کو اس کے لئے پیشکش بھی کی اور آپ نے اس وجہ سے کفار کی ہر قسم کی پیشکش کو ردّ کر کے یہ واضح کر دیا کہ مَیں اس دنیا کی جاہ و حشمت اور دولت کا امیدوار نہیں ہوں بلکہ مَیں تو زمین و آسمان کے خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ وہ آخری نبی ہوں جس نے تمام دنیا پر خدائے قادر و توانا اور واحد و یگانہ کا جھنڈا لہرانا ہے۔ اور آپ کی اس بات کا اعلان اللہ تعالیٰ نے بھی آپ پر یہ آیت نازل کر کے کر دیا کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام:163) ان سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

پس یہ تھا آپؐ کا مقام جو سر تا پا خدا کی محبت میں ڈوب کر آپ کو ملا تھا۔ آپ کو دنیاوی جاہ و حشمت نہیں چاہئے تھی۔ آپؐ کو تو خدائے واحد کی حکومت تمام دنیا پر چاہئے تھی اور اس کے لئے آپ نے ہر دکھ اٹھایا۔ آپ نے دنیا کو بتایا کہ اگر تم ہمیشہ کی زندگی چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اور نمازوں کے وہ حق ادا کرنے کی اور وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرو جس کے نمونے مَیں نے قائم کئے ہیں۔ عبادتوں میں ڈوبنا ہی زندگی کی ضمانت ہے۔ اور قربانیوں کے ذریعہ حقیقی موت سے پہلے وہ موت اپنے اوپر وارد کرو جس کے اعلیٰ ترین معیار مَیں نے قائم کئے ہیں اور اس وجہ سے جو موت آئے گی تو پھر ایک ابدی زندگی شروع ہو گی۔ جو انسان کو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے گی۔ پس نمازوں اور قربانیوں کی وہ معراج آپ نے حاصل کی جس نے زندگی اور موت کے نئے زاویے آپ کی ذات میں قائم فرما دیئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ اعلان کروا دیا کہ مجھے کسی لالچ کی کیا ترغیب دیتے ہو اور مجھے کسی ظلم کا نشانہ بنانے سے کیا ڈراتے ہو، میرا تو ہر فعل میرے خدا کے لئے ہے اور جس کا سب کچھ خدا کا ہو جائے اس کے لئے نہ دنیاوی زندگی کی کوئی حیثیت ہے، نہ موت کی کوئی حیثیت ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا، آنحضرت ﷺ نے یہ اعلان کر کے ہمیں یہ بھی تعلیم دی کہ میرے نمونے تو یہ ہیں۔ تم بھی فَاتَّبِعُوْنِی کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ان راستوں پر قدم مارنے کی کوشش کرو۔

آج آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت کو بھی ان خوفوں سے ڈرانے کی دنیا کے کئی ممالک میں کوشش کی جاتی ہے۔ پاکستان میں تو ہر جگہ ہی، ہر روز کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں بھی مسلم اکثریت کے علاقوں میں احمدیوں پر ظلم کئے جا رہے ہیں، خاص طور پر نومبائعین کو خوب ڈرایا جاتا ہے۔ اور حتیٰ کہ اب تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ یورپ کے ممالک میں بھی، بلغاریہ سے پچھلے دنوں جو رپورٹ آئی کہ وہاں کے مفتی کے کہنے پر احمدیوں کو ہراساں کیا گیا۔ اب بلغاریہ بھی نیا نیا یورپی یونین میں شامل ہوا ہے اس علاقہ میں بھی مسلمانوں کی تعداد کافی ہے تو وہاں کے مفتی کے کہنے پر پولیس نے 7، 8 احمدیوں کو پکڑ لیا اور ان سے کافی سختی کی، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ سب ایمان پر قائم ہیں تو ہمیشہ ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کیا کیا سختیاں ہیں یا تھیں جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ پر نہیں کی گئیں۔ ہم پر تو اس کا عشر عشیر بھی نہیں کیا جاتا۔ اگر اس اصل کو ہم سمجھ لیں کہ اپنی عبادتوں اور قربانیوں کو خالص اللہ کے لئے کر لیں اور اس بات پر قائم ہو جائیں کہ ہمارا جینا اور مرنا ہمارے خدا کے لئے ہے۔ تو جہاں انفرادی طور پر ہم اپنی ابدی زندگی کے وارث ہوں گے وہاں ہر احمدی اس دنیا میں بھی ہزاروں مردہ روحوں کو زندگی بخشنے کے سامان کرنے والا ہو گا۔

پس سب سے پہلے دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اُسوہ رسول ﷺ کے مطابق دنیا کی زندگی کے سامان کرنے والا ہر احمدی کو بننا چاہئے۔ اگر ہمارے عمل صحیح ہوں گے ہم اس اسوہ پر چلنے والے ہوں گے تبھی ہم اپنی زندگی کے سامان کے ساتھ ساتھ دنیا والوں کی زندگی کے بھی سامان کر رہے ہوں گے۔ اس اسوہ پر چلتے ہوئے جو آنحضرت ﷺ نے ہمارے لئے چھوڑا ہمیں اپنی عبادتوں کے بھی معیار قائم کرنے ہوں گے۔

آپ نے عبادتوں کے کیا معیار قائم فرمائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے، حضرت عائشہؓ کے حوالے سے یہ بتا دوں کہ مَیں نے ایک کتاب کا جو ذکر کیا اس میں بھی حضرت عائشہؓ کی ذات کے حوالے سے آنحضرت ﷺ پر گند اچھالنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ بہر حال حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہتی ہیں کہ عورت ذات ہونے کی وجہ سے ٹھیک ہے کہ آپ کو ایک محبت اور پیار تھا لیکن آپؐ کا اصل محبوب کون تھا، حقیقی محبوب کون تھا۔ یہ بتاتے ہوئے حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میرے ہاں حضورؐ کی باری تھی ﷺ اور یہ باری نویں دن آیا کرتی تھی۔ بہر حال کہتی ہیں کہ میری آنکھ کھلی تو مَیں نے دیکھا کہ آپؐ بستر پر نہیں ہیں۔ مَیں گھبرا کر باہر صحن میں نکلی تو دیکھا کہ حضورؐ سجدے میں پڑے ہوئے ہیں اور کہہ رہے تھے کہ اے میرے پروردگار! میری روح اور میرا دل تیرے حضور سجدہ ریز ہیں۔ تو یہ ہے حقیقی محبوب کے سامنے اظہار اور یہ ہے جواب ان لوگوں کے لئے جو آپؐ کی ذات پر بیہودہ الزام لگاتے ہیں۔

پھر آپ اپنی سونے کی حالت میں بھی خدا تعالیٰ کی یاد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میری دونوں آنکھیں تو بے شک سوتی ہیں لیکن دل بیدار ہوتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب قیام النبیؐ باللیل فی رمضان حدیث نمبر 1147)

اور اس دل کی بیداری میں کیا ہوتا تھا؟ ذکر خدا ہوتا تھا۔ ہر کروٹ آپؐ کو خدا کی یاد دلاتی تھی۔ آپ ﷺ نے مختلف مواقع اور مختلف حالتوں کی جو دعائیں ہمیں اپنے عملی نمونے سے سکھائی ہیں وہ بھی اس بات کی دلیل ہیں کہ آپؐ کا اوڑھنا بچھونا خدا تعالیٰ کا ذکر اور عبادت تھی۔ پس یہ تصور ہے جو آپ نے ہمیں دیا کہ مومن کا ہر فعل اور حرکت و سکون عبادت بن سکتا ہے اگر خدا تعالیٰ کی خاطر ہو اور خدا تعالیٰ کی یاد دلانے والا ہو۔ اس نیت سے ہو کہ یہ فعل خدا کا قرب دلانے والا بنے گا۔

مثلاً ایک دفعہ آپؐ ایک صحابیؓ کے گھر گئے انہوں نے وہاں نیا گھر بنایا تھا۔ دیکھا کہ ایک کھڑکی رکھی ہوئی ہے۔ ظاہر ہے آپ کو معلوم تو تھا کھڑکی کیوں رکھی جاتی ہے۔ آپؐ نے تربیت کے لئے اس سے پوچھا کہ بتاؤ یہ کھڑکی کس لئے رکھی ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ ہوا اور روشنی کے لئے۔ آپ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے لیکن اس لئے رکھ دیتے، یہ بھی نیت ساتھ ملا لیتے کہ اذان کی آواز بھی اس سے آئے گی تا کہ مَیں نمازوں پہ جا سکوں تو تم نے پہلے جو یہ دونوں مقصد بیان کئے ہیں وہ تو حاصل ہو ہی جاتے اور ساتھ ہی اس کا ثواب بھی مل جاتا۔

پھر ایک روایت میں آپؐ نے فرمایا، حدیث میں آتا ہے کہ خاوند کو چاہئے کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بیوی کے منہ میں لقمہ اگر ڈالتا ہے تو اس کا بھی ثواب ہے۔ اب اس کا مطلب صرف یہ نہیں کہ صرف لقمہ ڈالنا بلکہ بیوی بچوں کی پرورش ہے، ان کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ ایک مرد کا فرض ہے کہ اپنے گھر کی ذمہ داری اٹھائے۔ لیکن اگر یہی فرض وہ اس نیت سے ادا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے اور خدا کی خاطر میں نے اپنی بیوی، جو اپنا گھر چھوڑ کے میرے گھر آئی ہے، اس کا حق ادا

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile*: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921

کرنا ہے، اپنے بچوں کا حق ادا کرنا ہے تو وہی فرض ثواب بھی بن جاتا ہے۔ یہ بھی عبادت ہے۔ اگر یہ خیالات ہوں ہر احمدی کے تو آج کل کے جو عائلی جھگڑے ہیں، تُو تکار اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراضگیاں ہیں ان سے بھی انسان بچ جاتا ہے۔ بیوی اپنی ذمہ داریاں سمجھے گی کہ میرے پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ مَیں خاوند کی خدمت کروں، اس کا حق ادا کروں اور اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر مَیں یہ کر رہی ہوں گی تو اس کا ثواب ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے دونوں فریقوں کو یہ بتایا کہ اگر تم اس طرح کرو تو تمہارا یہ فعل بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی وجہ سے عبادت بن جائے گا۔ اس کا ثواب ملے گا۔ تو یہ چیزیں ہیں جو انسان کو سوچنی چاہئیں اور یہی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جو بعض گھروں کو جنت نظیر بنا دیتی ہیں۔

آنحضرتؐ کی عبادت کے بارہ میں حضرت عائشہؓ سے ہی ایک روایت ہے، کہتی ہیں ایک رات مَیں نے دیکھا کہ آپ تہجد کی نماز میں سجدے میں پڑے ہیں اور یہ دعا کر رہے تھے کہ اللہ تیرے لئے میرے جسم و جان سجدے میں ہیں۔ میرا دل تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ اے میرے ربّ یہ دونوں ہاتھ تیرے سامنے پھیلے ہیں اور جو کچھ مَیں نے ان کے ساتھ اپنی جان پر ظلم کیا وہ بھی تیرے سامنے ہے۔ اے عظیم! جس سے ہر عظیم بات کی امید کی جاتی ہے۔ میرے گناہوں، میرے عظیم گناہوں کو بخش دے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ اس کے بعد جب نماز سے، دعا سے، فارغ ہوئے پھر آپؐ نے مجھے فرمایا کہ جبریل نے مجھے یہ الفاظ پڑھنے کے لئے کہا ہے اور تم بھی یہ پڑھا کرو۔ (مجمع الزوائد جلد 2 کتاب الصلاة باب مایقول فی رکوعه وسجوده۔ حدیث نمبر 2775۔ دارالکتب العلمیة بیروت طبع اول 2001ء)

اب دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے جس کامل بندے سے اللہ تعالیٰ نے ایک عرصہ پہلے یہ اعلان کروایا تھا کہ دنیا کو بتا دو کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت سب خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ کوئی کام نہیں جو مَیں اپنے لئے کروں یا اپنی مرضی سے کر رہا ہوں۔ یا اپنی کسی ذاتی خواہش کی وجہ سے کر رہا ہوں۔ بلکہ میرا ہر عمل اور ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے وہ اللہ تعالیٰ کا کامل بندہ کس طرح اپنی بندگی کے کامل ہونے کا اظہار کر رہا ہے۔ بڑی عاجزی اور خشیت سے یہ دعا مانگ رہا ہے کہ مَیں نے اپنی جان پہ ظلم کیا ہے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ دراصل یہ نمونے ہمارے لئے قائم کئے گئے ہیں کہ کسی بھی قسم کی نیکی پر کسی بھی قسم کا تفاخر نہ کرو۔ فخر تم میں پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے بنتے ہوئے اس کے آگے جھکے رہو اور اس کی رحمت طلب کرتے رہو۔

پھر آپؐ کی سیرت کا ایک اور پہلو ہے وہ مَیں اس وقت لیتا ہوں۔ جو انصاف اور مساوات سے متعلق ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ جب بڑے آدمی سے جب کوئی قصور ہوتا تھا تو اسے چھوڑ دیا جاتا تھا اور جب کمزور کسی جرم کا مرتکب ہوتا تو اسے سزا دی جاتی تھی۔ تو یہ میری اُمّت میں نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن آج کل اگر ہم دیکھیں تو کثرت سے یہ نظر آتا ہے، بے انصافیاں، مسلمانوں میں پیدا ہو چکی ہیں۔ ایک قبیلہ کی مشہور عورت جو اچھے خاندان کی، اچھی پوزیشن کی عورت تھی اس نے چوری کی، اس کا نام فاطمہ تھا اور اس پہ آنحضرت ﷺ نے چوری کی سزا لاگو کی۔ صحابہ نے اس کے لئے جان بچانے کے لئے کوشش کی۔ آخر کسی کو جرأت نہ ہوئی تو حضرت اسامہؓ کو سفارش کے لئے بھیجا۔ جب انہوں نے سفارش کی تو آپؐ کا چہرہ ایک دم متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ تم اس کی بات کرتے ہو؟ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی یہ جرم کرتی تو مَیں اس پر بھی سزا لاگو کرتا۔ تو یہ انصاف کا معیار تھا جو آپؐ نے قائم فرمایا۔

(صحیح بخاری کتاب الحدود۔ باب اقامة الحدود علی الشریف...... باب کراھیة فی ا لحد حدیث نمبر 6787-6788)۔

ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مَیں نے دو لڑکوں کو لے جا کر یہ سفارش کی کہ ان کا بھی یہ خیال ہے اور مجھے بھی یہی خیال ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی پر ان کو لگایا جائے۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ابوذر! جسے عہدہ کی خواہش ہو ہم اسے عہدہ نہیں دیتے۔ جب خدا دیتا ہے تو پھر توفیق دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی مدد بھی کرتا ہے۔ اس خواہش کے بغیر کوئی شخص کسی بھی خدمت پر معمور کیا جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے کہ اس کی مدد بھی کرے اور اس میں برکت بھی ڈالے۔ فرمایا کہ جب مانگ کر لیا جائے تو پھر کام جو ہے وہ حاوی کر دیا جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ٹھیک ہے تم نے مانگ کے کام لیا، تم سمجھتے ہو مَیں اس کا اہل ہوں، تمہاری آگے آنے کی بڑی خواہش تھی تو پھر یہ ساری ذمہ داریاں نبھاؤ۔ مَیں دیکھوں تم کس حد تک نبھاتے ہو؟ پس عہدے کی خواہش جو ہے اس میں نفس پسندی کا دخل ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات بالکل پسند نہیں کہ انسان اپنے نفس کا زیادہ سے زیادہ اظہار کرے۔

آج بھی بعض دفعہ جماعت میں جن جگہوں پر جن جماعتوں میں تربیت کی کمی ہے، جن لوگوں میں تربیت کی کمی ہے وہ اب عہدے کی خواہش کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ علم نہ ہونے کی وجہ سے بعض جگہوں پہ جب جماعتی انتخابات ہوتے ہیں اپنے آپ کو ووٹ بھی دے لیتے ہیں۔ تو بہرحال اب تو اللہ کے فضل سے کافی حد تک جماعت کے افراد کو سوائے ایک آدھ کے جو نیا ہو ان باتوں کا، قواعد کا علم ہو چکا ہے۔ اپنے آپ کو ووٹ دینے کی پابندی اس لئے جماعت میں ہے کہ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عہدے کی خواہش نہ کرو۔ اپنے آپ کو ووٹ دینے کا مطلب ہے کہ مَیں اس عہدے کا اہل ہوں اور میرے سے زیادہ کوئی اہل نہیں ہے اس لئے مجھے بنایا جائے۔

اسی طرح بعض لوگ انتخابات جب ہوتے ہیں تو اگر اپنے آپ کو ووٹ نہیں بھی دیتے اس مجبوری کی وجہ سے کہ جماعت کے قواعد اجازت نہیں دیتے تو پھر وہ اپنا ووٹ استعمال بھی نہیں کرتے۔ اپنے ووٹ کو استعمال نہ کرنا بھی اس بات پر محمول کیا جاتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ مَیں اس بات کا اہل ہوں۔ گو کہ قواعد کی رو سے مَیں ووٹ تو نہیں دے سکتا لیکن کوئی دوسرا شخص میرے سے زیادہ اس بات کا اہل نہیں ہے اس لئے مَیں ووٹ استعمال نہیں کرتا۔ تو اس بات سے بھی بچنا چاہئے یہ بھی تربیت کے لئے بہت ضروری چیزیں ہیں۔ اگر کسی میں کسی بھی قسم کی صلاحیت ہے تو اس صلاحیت کا اظہار چاہے وہ پیشہ وارانہ ہو یا اور علمی نوعیت کی ہو یا کسی بھی قسم کی ہو تو اس صلاحیت کا اظہار عہدیداران کی یا دوسرے کی مدد کر کے کیا جا سکتا ہے۔ بغیر عہدے کے بھی خدمت کی جا سکتی ہے۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خدمت کرنی ہے تو پھر عہدے کی خواہش تو کوئی چیز نہیں ہے پس اس بات کو ہر احمدی کو نئے آنے والوں کو بھی نوجوانوں کو بھی اور پرانوں کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض پرانے احمدی بھی بعض دفعہ اس زعم میں کہ ہم زیادہ تجربہ کار ہیں زیادتی کر جاتے ہیں۔ ایسے عہدیداروں کو بھی خیال رکھنا چاہئے، عہدیداروں میں خاص طور پر بے نفسی ہونی چاہئے۔ نام کی بے نفسی نہیں بلکہ حقیقی بے نفسی۔ عہدیداران کو آنحضرت ﷺ کے یہ الفاظ ہمیشہ سامنے رکھنے چاہئیں کہ عہدیدار قوم کا خادم ہے۔

پھر ایک موقع پر حضرت ابوذرؓ کو مخاطب کر کے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عہدہ ایک امانت ہے اور انسان بہرحال کمزور ہے۔ یہ امانت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی اور انسان کمزور ہے اگر امانت کا حق ادا نہیں کرو گے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پوچھے جاؤ گے۔ پس اس امانت کا حق ادا کرنے کے لئے انتہائی عاجزی سے اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ اس خدمت کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پہلی بات تو یہ فرمائی کہ عہدیدار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ خدمت کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ، ہر معاملے میں، ہر قدم پر، ہر لمحہ پر دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ میری راہنمائی فرماتا رہے۔ تبھی عہدیدار اپنا خدمت کا حق، عہدے کا حق صحیح ادا کر سکیں گے۔ بعض دفعہ میرے پاس بھی لوگ آتے ہیں۔ پوچھوں کہ کوئی کام ہے؟ تو جماعتی خدمات کا بتاتے ہیں۔ جب بھی پوچھو تو کہتے ہیں کہ میرے پاس آج کل یہ عہدہ ہے تو نوجوانوں کی تو مَیں عموماً یہ اصلاح کر دیا کرتا ہوں۔ اکثر مَیں ان کو یہ کہتا ہوں کہ یہ تمہارے پاس عہدہ نہیں یہ تمہارے پاس خدمت ہے۔ خدمت کا تصور پیدا کرو گے تو تبھی صحیح طور پر خدمت کر سکو گے۔

یہ نمونے تھے جو مَیں نے بیان کئے ہیں۔ آپ نے خدمت کے بارے میں، انصاف کے بارے میں، مساوات کے بارے میں، سادگی کے بارے میں جو احکام دئے آپؐ کی زندگی میں ہمیں ہر جگہ نظر آتے ہیں۔ اگر کہیں سفر پہ جا رہے ہیں، سواریاں کم ہیں تو آپ کا جو غلام ہے، بعض دفعہ غلام تو نہیں تھے لیکن بہرحال صحابہ میں سے جو بھی کم عمر تھے، سواریاں اگر دو دو کو بانٹی گئی ہیں تو آپ کے حصہ میں جو سواری آئی آپ نے جس طرح کچھ وقت کے لئے سواری کا اپنا حق استعمال کیا اسی طرح اپنے ساتھی کو بھی دیا اور خود پیدل چلے تو یہ انصاف اور مساوات آپ نے ہمیشہ قائم فرمائی۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کا جو یہ فرمان ہے کہ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا ۔ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی (المائدة:9) یعنی کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کریں کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو کہ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

آپؐ نے اس بارہ میں کیسا عظیم نمونہ دکھایا اس بارے میں ایک مثال مَیں دیتا ہوں۔ یہودیوں کا

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

مشہور قلعہ خیبر جب فتح ہوا تو اس کی زمین مجاہدین جو جنگ میں شامل ہوئے تھے میں تقسیم کردی گئی۔ جب وہ زمین تقسیم ہوئی، وہ زرخیز علاقہ تھا۔ وہاں کھجوروں کے باغ تھے۔ تو جب کھجوروں کی فصل ہوئی اور اس کی بٹائی کا وقت آیا، جب بانٹنے کا وقت آیا تو حضرت حضرت عبداللہ بن سہیل اپنے چچازاد بھائی محیصہ کے ساتھ کھجوروں کی بٹائی کے لئے وہاں زمین پر گئے تو تھوڑی دیر کے لئے دونوں وہاں سے الگ ہوئے۔ اس عرصہ میں جب وہ الگ ہوئے تو حضرت عبداللہ کو کسی نے اکیلا سمجھ کے وہاں قتل کردیا اور ان کی لاش گڑھے میں پھینک دی۔ کیونکہ یہودیوں سے زمین لی گئی ہے وہاں موجود بھی ہیں اس لئے ہوسکتا ہے انہی میں سے کسی نے قتل کیا ہو۔ مسلمان نے تو قتل نہیں کرنا تھا، کوئی دشمنی نہیں تھی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا بڑے واضح ایسے امکانات تھے کہ یہودیوں پر الزام آتا تھا اور الزام لگایا گیا۔ بہرحال آنحضرت ﷺ کی خدمت میں یہ معاملہ پیش ہوا تو آنحضور ﷺ نے محیصہ سے پوچھا کہ کیا تم قسم کھا سکتے ہو کہ ان کو یہودی نے قتل کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے تو نہیں دیکھا اور جب مَیں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا تو میں قسم نہیں کھا سکتا۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر یہودیوں سے حلف لیا جائے گا۔ کیا انہوں نے قتل کیا ہے؟ یہ اس بات کی صفائی دیں کہ انہوں نے قتل نہیں کیا۔ قتل کرنے کو تو کوئی نہیں تسلیم کرے گا۔ صفائی دینی تھی کہ قتل نہیں کیا۔ تو محیصہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ ان یہودیوں کا کیا اعتبار ہے۔ یہ سو دفعہ جھوٹی قسمیں کھا لیں گے۔ لیکن چونکہ انصاف کا تقاضا تھا آپ نے کہا ٹھیک ہے، قسم کھا لیں گے تو ان کی بچت ہو جائے گی۔ انہوں نے قسم کھالی۔ آپ نے یہودیوں کو کچھ نہیں کہا اور بیت المال سے پھر عبداللہ کا خون بہا دلوا دیا۔

تو یہ انصاف ہے۔ یہ اُسوہ ہے جو آپؐ نے قائم فرمایا۔ زندگی کے کسی بھی پہلو کو آپؐ نے نہیں چھوڑا۔ کسی بھی پہلو کو لے لیں اس میں آپ کا اُسوہ ہمیں نظر آتا ہے۔ مَیں نے انصاف کی جو یہ مثال دی ہے تو آج کل آپ دیکھیں، بڑے بڑے جبّہ پوش جو بڑی بڑی محفلیں مجلسیں، مجلس میلاد منعقد کرتے ہیں لیکن جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ ان میں سوائے احمدیوں کو گالیاں دینے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ ختم نبوت کے نام پر بڑی بڑی باتیں کی جاتی ہیں اور اس کی تان پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف دریدہ دہنی پر آ کے ٹوٹتی ہے۔

پھر دیکھیں کہ صحابہ کی تربیت کیا تھی؟ باوجود اس کے کہ واقعات اس بات کے گواہ تھے، یہ شہادت موجود تھی، حالات کی شہادت موجود تھی لیکن پھر بھی کیونکہ دیکھا نہیں تھا اس لئے جھوٹی قسم نہیں کھائی۔ لیکن آج کل یہ بڑے بڑے جو جبّہ پوش ہیں، جو اسلام کے علمبردار ہیں یا جو ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اسلام کے علمبردار تو نہیں، ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اپنے حلفیہ بیان دے کر احمدیوں کے خلاف جھوٹے مقدمات بنواتے ہیں۔ پولیس سٹیشن میں جاتے ہیں اور اپنی طرف سے ایف آئی آر (F.I.R) درج کراتے ہیں۔ احمدیوں پر نہایت بیہودہ اور گھٹیا الزامات لگا کر ایف آئی آر درج کی جاتی ہے اور اس پر گواہ بن رہے ہوتے ہیں۔ کوئی خوف خدا نہیں ان لوگوں کو۔ اگر تو یہ اُسوہ رسول پر چلنے والے ہوتے تو یقیناً خدا کا خوف ہوتا۔ محیصہ نے جو جھوٹے حلف کے بارے میں یہودیوں کے متعلق کہا تھا کہ ان کا کیا ہے وہ تو سو جھوٹی قسمیں کھا لیں گے۔ آج دیکھیں یہ بات کس پہ صادق آتی ہے؟ اللہ تعالیٰ ان معصوم مسلمانوں پر بھی رحم کرے جو ان نام نہاد علماء کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور ان کی باتوں میں آ کے غلط قسم کی باتوں میں ملوث ہیں اور اسی وجہ سے ان کو سمجھ نہیں آ رہی۔ کئی گھر اجڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو بڑی سختی سے اس بات سے منع کیا ہے کہ مسلمان کے ہاتھ سے مسلمان کا خون نہیں ہونا چاہئے۔ اس دنیا میں بھی سزا اگلے جہان میں بھی عذاب اور آج کل ایک دوسرے کا خون اس سے بھی زیادہ ارزاں اور سستا ہے جتنا ایک جانور کا خون ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو آخری نصیحت فرمائی تھی اس میں فرمایا تھا کہ تمہارے لئے اپنے خونوں اور اپنے اموال کی حفاظت کرنا اسی طرح واجب ہے جس طرح تم اس دن اور اس مہینے کی حرمت کرتے ہو۔ ایک دوسرے پر خون کی اور مالوں کی حفاظت کی ذمہ داری ڈالی تھی۔

آج دیکھ لیں پاکستان میں کیا ہو رہا ہے؟ ایک دوسرے کو لوٹا جا رہا ہے۔ احمدیوں کو خدا کے نام پر لوٹا جا رہا ہے حالانکہ آنحضرت ﷺ نے ہر کلمہ گو کو فرمایا کہ وہ مسلمان ہے۔

اللہ تعالیٰ رحم کرے مسلمانوں کی حالت پر بھی اور انہیں توفیق دے کہ اس رحمۃ للعالمین کے حقیقی اسوہ پر چلنے والے بنیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے رحم کے وارث ٹھہر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ ﷺ کے اسوہ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

کینیا کے کسومو (Kisumu) ریجن میں

دو کنوؤں کی کھدائی کی بابرکت تقریب

(رپورٹ: محمد افضل ظفر۔ مبلغ سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیا خدمت انسانیت کی راہ پر گامزن ہے اور مختلف انواع کی خدمات بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔

قبل ازیں لوانڈہ (Luanda) اور جبروک (Jabroke) کے مقامات پر جماعت کو کنویں کھدوانے اور واٹر پراجیکٹ مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو کمبیوا (Kumbiwa) اور اگونجا (Agonja) میں کنوؤں کی کھدوائی کا کام مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

کمبیوا کیسیان (Kisan) سے بونڈو (Bondo) جانے والی سڑک پر ایک قصبہ ہے۔ یہاں گزشتہ دہائی میں احمدیت کا پودا لگا تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار جماعتیں قائم ہوچکی ہیں۔ یہاں پکّی مسجد ہے اور ایک معلم بھی ہے۔ اس علاقہ میں بھی پانی کی شدید قلت ہوجاتی ہے اس لئے مسجد کے صحن میں ایک کنویں کی کھدائی کا کام اپریل میں شروع کیا گیا۔ مگر مسلسل بارش کی وجہ سے کام جلد مکمل نہ ہوسکا اور وہ گڑھا مٹی اور بارش سے بھر گیا۔ دوسری دفعہ بھی ایسا ہی ہوا۔ بالآخر تیسری بار کامیابی ہوئی اور یہ کام مکمل ہوا۔

تیس فٹ کھدائی کے بعد بنیاد کو کنکریٹ کی کروٹ لگا کر کنویں کی دیواروں کو پختہ کردیا گیا۔ اور پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دروازہ رکھ دیا گیا ہے۔ الحمدللہ کہ اب اس علاقہ کے لوگوں کو میٹھا پانی ہر وقت مہیا ہوتا ہے۔ لوگ بلاامتیاز مذہب وعقیدہ فیض پاتے ہیں۔

دوسرے کنوئیں کی کھدائی احمدیہ مسجد اگونجا (Ugunja) کے احاطہ میں شروع کی گئی۔ اگونجا کا قصبہ کسومو سے یوگنڈا جانے والی سڑک پر ایک بڑا قصبہ ہے۔ اگونجا اور اس کے گردونواح میں احمدیت 1940ء کی دہائی میں پہنچی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مضبوط جماعت قائم ہے۔ یہاں مکرم حاجی عیسیٰ صاحب مرحوم نے جو اس علاقہ کے اولین احمدیوں میں سے تھے اپنے گھر سے ملحقہ اپنا ایک قطعہ زمین مسجد کے لئے وقف کیا جس میں ایک خوبصورت پختہ مسجد تعمیر کی گئی اور معلم بھی متعین ہے۔

اگونجا میں زمینی پانی کافی گہرا ہے اور زمین بہت سخت ہے۔ تاہم جب مسجد کے احاطہ میں کنویں کی کھدائی کا کام شروع ہوا تو 25 فٹ پر پانی آنا شروع ہوگیا۔ لیکن کھدائی جاری رکھی گئی تا کہ مزید گہرائی تک پہنچا جائے اور پانی خشک موسم میں بھی دستیاب ہو۔ بارشوں کی وجہ سے مشکل تو بہت پیش آئی لیکن اللہ کے فضل سے کام مکمل ہوگیا۔ اس کی بنیادوں میں بھی کنکریٹ کی کروٹ بنائی گئی اور کنکریٹ کے سلیپ سے بند کردیا گیا تا کہ گند وغیرہ نہ جاسکے۔ ایک آہنی دروازہ پانی کے حصول کے لئے بنا دیا گیا۔ اب اللہ کے فضل سے اس علاقہ کے لوگوں کو بھی صاف پانی میسر ہوگیا ہے۔

ان دونوں کنوؤں کی کھدائی وغیرہ کے تمام اخراجات مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب بھٹی آف لندن نے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اسی طرح ان کنوؤں کی تکمیل میں مکرم معلم یوسف حاجی صاحب اور اگونجا کے معلم اسحاق عبداللہ صاحب نے نگرانی کے فرائض ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

کینیا کے کسوموں ریجن میں

فری میڈیکل کیمپ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: محمد افضل ظفر۔ مبلغ سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پوری دنیا میں دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہے۔ اسی سنت کو جاری رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کینیا بھی مختلف جگہوں پر مختلف مواقع پر میڈیکل کیمپ لگاتی رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے کسومو کے نواحی علاقہ جبروک (Jabrok) میں ایک اور فری میڈیکل کیمپ لگانے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذلک۔

اس میڈیکل کیمپ کے لئے بھی حسب معمول احمدیہ میڈیکل سینٹر کسومو کے عملہ نے تعاون کیا۔ چنانچہ 18/جنوری کی صبح خاکسار دو کلینیکل افسران اور تین نرسوں کے ہمراہ نو بجے احمدیہ مسجد جبروک پہنچا۔ مقامی چیف اور معلم صاحب اور صدر صاحب جماعت نے مع ممبران مجلس عاملہ ہمارا استقبال کیا۔ دوائیوں وغیرہ کی ترتیب اور دیگر ضروری تیاری کے بعد پونے دس بجے مریضوں کا اندراج شروع کیا۔ معلم محمد موسیٰ نے اس کام کو سنبھالا۔ لوگ پرچی لے کر آتے رہے اور اپنی اپنی باری پر میڈیکل آفیسرز سے معائنہ کروا کر ادویات لیتے رہے۔ ایک بجے دوپہر تک تقریباً 190 افراد کو ادویات دی جا چکی تھیں۔ چنانچہ ایک بجے نماز ظہر اور دوپہر کے کھانے کے لئے وقفہ کیا گیا۔ اور پھر تقریباً پونے دو بجے دوبارہ کام شروع کیا گیا اور ساڑھے چار بجے تک 360 مزید مریضوں کا معائنہ کر کے ادویات دی گئیں۔ ادویات کے اختتام پر کام روک دیا گیا جبکہ مریضوں کی ایک بڑی تعداد اپنی باری کی منتظر تھی جن سے معذرت کرلی گئی۔

اس کیمپ کے لئے 21 ہزار شلنگ کی ادویات خریدی گئیں جن میں سے مبلغ 15 ہزار شلنگ لجنہ اماء اللہ بریڈفورڈ یوکے نے بذریعہ مکرم مولانا نسیم باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ بھجوائے۔ اور باقی رقم مکرم برادرم رشید احمد بھٹی صاحب نے امریکہ سے بھجوائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور دنیا و آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ ان سب احباب کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کینیا کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

عہد نامہ عتیق وجدید۔ اور۔ جہاد بالسّیف

(ڈاکٹر طارق احمد مرزا ... آسٹریلیا)

آج کل معاندین اسلام کی طرف سے ایک مطالبہ یہ کیا جا رہا ہے کہ قران کریم کے وہ حصے جن میں جہاد، خصوصاً جہاد بالسّیف کا ذکر یا تلقین موجود ہے ، حذف کر دیئے جائیں۔ مگر تعجب ہے کہ ان نام نہاد امن اور شانتی کے پرچارکوں کو عہد نامہ عتیق و جدید پر مشتمل اناجیل مقدسہ کے پیروکاروں ، یہود و نصاریٰ سے یہی مطالبہ کرنے کی جرأت کیوں کر نہیں ہو پاتی۔

ممکن ہے کہ قرآن کریم کی طرح اناجیل کے مطالعہ کی بھی ان لوگوں کو فرصت نصیب نہ ہوئی ہو۔ لہٰذا ایسے طبقہ کی آسانی کے لئے اس مضمون میں بطور نمونہ مشتے از خروارے انجیل مقدس کے ہر دو حصص (عہد نامہ عتیق و عہد نامہ جدید) کے کچھ حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں جن میں جہاد بالسیف کی تلقین یا ذکر موجود ہے۔

واضح رہے کہ اس مضمون کا مقصد مذہبی منافرت یا تعصب پھیلانا ہرگز نہیں۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”جب ہمارا دل بہت دکھایا جاتا ہے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر طرح طرح کے ناجائز حملے کئے جاتے ہیں تو صرف متنبہ کرنے کی خاطر انہیں کی مسلمہ کتابوں سے الزامی جواب دیئے جاتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد9 صفحہ 479)

نیز فرمایا :

”اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں ہمیں اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا جیسا کہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ295)

اور اب ملاحظہ ہوں عہد نامہ عتیق و جدید سے بعض حوالے۔ یہ حوالے نیو اردو بائیبل ورشن 2004ء آن لائن ایڈیشن سے لئے گئے ہیں۔

خدا ہی جنگ سکھاتا ہے

”خداوند میری چٹان مبارک ہو۔ جو میرے ہاتھوں کو جنگ کرنے اور میری انگلیوں کو لڑنے کے قابل بناتا ہے“۔ (زبور 144 آیت1)

جنگ محض خدا کی خاطر

”بہت سے لوگ قتل ہوئے۔ اس لئے کہ جنگ خدا کی تھی۔“ (ا تواریخ باب5 آیت22)

”سنو خداوند تمہیں یوں فرماتا ہے کہ اس لشکرِ جرّار سے دہشت زدہ یا پست ہمت نہ ہونا کیونکہ یہ لڑائی تمہاری نہیں بلکہ خداوند کی ہے۔“

(2 تواریخ باب20 آیت15)

خداوند کی لشکر گاہ میں موجودگی

”خداوند تمہارا خدا تمہاری لشکر گاہ میں گھومتا رہتا ہے تا کہ تمہاری حفاظت کرے اور تمہارے دشمنوں کو تمہارے حوالے کر دے۔“ (استثنأ باب23 آیت14)

”خداوند تمہارا خدا تمہاری خاطر تمہارے دشمنوں سے لڑ کر تمہیں فتح دلانے کے لئے تمہارے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔“ (استثنأ باب20 آیت 4)

”اپنی لشکر گاہوں کو ناپاک نہ کر دیں جہاں میں خود ان کے بیچ میں رہتا ہوں۔“ (گنتی باب5 آیت3)

ربّ الافواج، لڑائی کا ہتھیار

”ربّ الافواج اس کا نام ہے۔ تُو میرا گرز اور لڑائی کا ہتھیار ہے۔ تیری مدد سے مَیں قوموں کو چکنا چور کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں سلطنتوں کو تباہ کرتا ہوں۔“ (یرمیاہ باب51 آیات 19-20)

خدا کے تیر و تلوار خون کے پیاسے

”مَیں اپنے تیروں کو مقتولوں اور اسیروں کا خون پلا کر متوالا کروں گا اور میری تلوار دشمنوں کے سرداروں کے سروں کا گوشت کاٹے گی۔“

(استثناء باب32 آیت42)

”تلوار سیر ہونے تک کھاتی ہی رہے گی اور جب تک خون سے اپنی پیاس نہیں بجھا لیتی ، رکنے کی نہیں۔“

(یرمیاہ باب 46 آیت10)

انصاف۔ شمشیر تاباں سے!

”جب میں اپنی شمشیر تاباں کو تیز کر کے انصاف کرنے کے لئے اسے اپنے ہاتھ میں لوں گا تو میں اپنے حریفوں سے انتقام لوں گا اور جو تجھ سے نفرت کرتے ہیں انہیں سزا دوں گا۔“ (استثنأ باب32 آیت41)

مذہبی رہنما کا فوج سے خطاب

”اور جب تم میدان جنگ میں اترنے کو ہو تب کاھن آگے بڑھ کر فوج سے مخاطب ہو اور وہ یوں کہے :

”اے اسرائیلو سنو ! آج تم اپنے دشمنوں سے لڑنے میدانِ جنگ میں اتر رہے ہو لہٰذا بزدل مت بنو اور خوف نہ کھاؤ نہ ہی ہراساں ہو اور نہ ان کے سامنے تم پر دہشت طاری ہو کیونکہ خداوند تمہارا خدا تمہاری خاطر تمہارے دشمنوں سے لڑ کر تمہیں فتح دلانے کے لئے تمہارے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔“

(استثنأ باب20 آیات 2 تا 4)

مقدسوں کا شرف۔

دو دھاری تلوار ان کے ہاتھ میں رہے

”خدا کی ستائش ان کے منہ میں اور دو دھاری تلوار ان کے ہاتھ میں رہے تا کہ قوموں سے انتقام لیں اور امتوں کو سزا دیں اور ان کے بادشاہوں کو زنجیروں سے جکڑیں اور ان کے امرا کو لوہے کی بیڑیاں پہنائیں تا کہ جو سزا ان کے لئے مقرر تھی وہ اسے پورا کریں اس کے سب مقدسوں کو یہ شرف بخشا گیا ہے۔ خداوند کی ستائش کرو۔“ (زبور 149 آیات 6تا 9)

دنیا کے تمام لوگوں پر تلوار

”پھر ان سے کہنا کہ ربّ الافواج، اسرائیل کا خدا فرماتا ہے :

”پیؤ اور مست ہو جاؤ اور قے کرو اور گر پڑو اور پھر کبھی نہ اٹھو، اس لئے کہ مَیں تمہارے درمیان تلوار بھیجوں گا......تم بے سزا نہ چھوٹو گے کیونکہ میں دنیا کے تمام لوگوں پر تلوار کو طلب کر رہا ہوں۔“

(یرمیاہ باب 25 آیات 27 تا 29)

خدا کا دن اور لوٹ مار کا مال

”دیکھو خدا کا وہ دن آتا ہے جب تمہاری لوٹ مار کا مال تمہارے درمیان بانٹا جائے گا۔“

(ذکریا باب14 آیت 1)

مفتوح قوم سے سلوک

”جب تم کسی شہر پر حملہ کرنے کے لئے اس کے قریب پہنچو تو اس کے باشندوں کو صلح کا پیغام دو۔ اگر وہ اسے قبول کر کے اپنے پھاٹک کھول دیں تو اس میں کے سب لوگ بیگار میں کام کریں اور تمہارے مطیع ہوں۔ لیکن اگر وہ صلح سے انکار کر دیں اور لڑائی پر اتر آئیں تو تم اس شہر کا محاصرہ کر لینا اور جب خداوند تمہارا خدا اسے تمہارے ہاتھ میں کر دے تو اس میں سب مردوں کو تلوار سے قتل کر دینا۔ لیکن عورتوں بچوں اور مویشیوں اور اس شہر کی دوسری چیزوں کو تم مالِ غنیمت کے طور پر اپنے لئے لے لینا۔“ (استثنأ باب20 آیات 10 تا 14)

ایک قدم اور آگے۔

کسی ذی نفس کو زندہ نہ چھوڑنا

”البتہ ان شہروں میں جنہیں تمہارا خداوند تمہارا خدا میراث کے طور پر تمہیں عنایت کر رہا ہے۔ کسی ذی نفس کو زندہ نہ چھوڑنا !۔“ (استثنأ باب20 آیت16)

یشوع کا عمل تعلیمات کے عین مطابق

”پھر نرسنگے پھونکے گئے اور لوگوں نے للکارنا شروع کیا اور جب نرسنگوں کی آواز سن کر لوگوں نے زور سے للکارا تو دیوار گر گئی اور ہر آدمی سیدھا اندر کی طرف لپکا اور انہوں نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ انہوں نے شہر کو خداوند کی نظر کیا اور اس کے اندر کی ہر جاندار چیز کو یعنی مردوں اور عورتوں، جوانوں اور بوڑھوں، مویشیوں، بھیڑوں اور گدھوں الغرض ہر کسی کو تلوار سے مار ڈالا۔“

(یشوع باب 6 آیات 21 -20)

غیر مذاہب کی عبادت گاہوں کے بارہ میں تعلیم

”اونچے پہاڑوں اور ٹیلوں پر کے اور ہر سر سبز درخت کے نیچے کے ان مقامات کو پوری طرح سے نیست و نابود کر دینا جہاں وہ قومیں جن کے اب تم وارث ہو گے ، اپنے معبودوں کی عبادت کرتی تھیں۔ ان کے مذبحوں کو ڈھا دینا۔ ان کے مقدس پتھروں کو توڑ ڈالنا اور ان کی یسیرتوں کو آگ لگا دینا۔ ان کے دیوتاؤں کے بتوں کو کاٹ کر گرا دینا اور ان کے نام تک ان جگہوں سے مٹا دینا۔“ (استثناء باب12 آیات 3-2)

نفرت کی تعلیم ؟

”خداوند تمہارے خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تم حتّیوں، اموریوں، کنعانیوں، پرزّیوں، حوّیوں اور یبوسیوں کو بالکل نیست و نابود کر دینا۔“

(استثناء باب20 آیت17)

”کوئی عمونی یا موآبی یا دسویں پشت تک اس کی نسل میں سے کوئی شخص خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہونے پائے......تم زندگی بھر ان کے ساتھ دوستی کا معاہدہ مت کرنا۔“ (استثنأ باب23 آیت3، 6)

”خداوند عمالیقیوں کے خلاف پشت در پشت جنگ کرتا رہے گا۔“ (خروج باب17 آیت16)

”اور تم ان اقوام کے رسم و رواج پر جنہیں مَیں تمہارے آگے سے نکالنے کو ہوں ، مت چلنا۔ کیونکہ انہوں نے یہ سب کام کئے ہیں۔ مجھے ان سے نفرت ہو گئی ہے۔ لیکن مَیں نے تم سے کہا کہ تم ان کے ملک پر قابض ہو گے۔ وہ ملک جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے مَیں اسے بطور وراثت تمہیں دوں گا۔ مَیں خداوند تمہارا خدا ہوں جس نے تمہیں دیگر اقوام سے الگ کیا ہے۔“

(احبار باب 20ّ آیت 22 تا 24)

دیسی ہو یا پردیسی۔ پاک نام کی توہین پر سنگسار کیا جائے

”اور جو کوئی خداوند کے نام پر کفر بکے وہ ضرور جان سے مارا جائے اور پوری جماعت ضرور اسے سنگسار کرے اور خواہ کوئی دیسی ہو یا پردیسی جب وہ پاک نام لیتے وقت گستاخی کرے تو وہ ضرور جان سے مارا جائے۔“ (احبا باب 24 آیت 16)

مضمون کی طوالت کے خوف سے انہی اقتباسات پہ اکتفا کیا جاتا ہے اور اب آخر پہ کچھ حوالے عہد نامہ جدید سے ملاحظہ ہوں ۔

یسوع مسیح کا مشن

”یہ نہ سمجھو کہ مَیں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔“

(متی باب 10 آیت 34)

”جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے، اسے کھوئے گا اور جو کوئی میرے لئے جان کھو دیتا ہے اسے سلامت پائے گا۔“ (متی باب10 آیت 39)

کپڑے بیچو، تلوار خریدو!

”جس کے پاس تلوار نہ ہو وہ اپنے کپڑے بیچ کر تلوار خرید لے۔“ (لُوقا باب22 آیت 36)

پاک روح کی توہین ناقابلِ معافی جرم

”مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ انسانوں کے سارے گناہ اور جتنا کفر وہ بکتے ہیں، معاف کیا جائیگا۔ لیکن پاک روح کے خلاف کفر بکنے والا ایک ابدی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اس لئے اسے کبھی معاف نہ کیا جائے گا۔“ (مرقس باب3 آیات 28 تا 30)

خدا کے خادم کے ہاتھ میں تلوار

”خدا نے حاکم کو تیری بھلائی کے لئے خادم مقرر کیا ہے۔ لیکن اگر تو بدی کرنے لگے تو اس بات سے ڈر کہ اس کے ہاتھ میں تلوار کسی مقصد کے لئے دی گئی ہے۔ وہ خدا کا خادم ہے اور اس کے قہر کے مطابق ہر بدکار کو سزا دیتا ہے۔“ (رومیوں باب13 آیت4)

لوہے کے ڈنڈے سے حکومت

”پھر مَیں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور مجھے ایک سفید گھوڑا نظر آیا جس کا سوار باوفا اور برحق کہلاتا ہے۔ وہ صداقت سے انصاف کرتا اور لڑتا ہے۔ اس کی آنکھیں آگ کے شعلوں کی مانند ہیں اور اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں۔ اس کی پیشانی پر اس کا نام بھی لکھا ہؤا ہے جسے سوائے اس کے اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ خون میں ڈوبے ہوئے جامہ میں ملبوس ہے اور اس کا نام خدا کا کلمہ ہے............اس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے تا کہ وہ اسے قوموں پر چلائے۔ وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکومت کرے گا۔“

(مکاشفہ باب 19 آیات 11تا15)

صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں

جرمنی میں یورپین ٹورنامنٹ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ :ملک ابرار الحق

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو خلافت جوبلی سال کی تقریبات کے سلسلہ میں ایک ٹورنامنٹ کروانے کی توفیق ملی جس میں یورپ کے آٹھ ممالک (انگلستان، ناروے، سویڈن، فرانس، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، بیلجیئم اور جرمنی) کی خدام الاحمدیہ کی ٹیموں نے شرکت کی۔ اس ٹورنامنٹ کے انعقاد کی منظوری حضور انور ایدہ اللہ نے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 2006ء کے موقع پر عنایت فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے منظوری ملنے کے ساتھ ہی اس ٹورنامنٹ کی پلاننگ کا کام شروع ہو گیا۔ جس میں کھیلوں کا انتخاب، مناسب جگہ کی تلاش، تاریخوں کا تعین، یورپین ممالک کو دعوت اور کمیٹی کا قیام وغیرہ شامل ہے۔

مکرمی راشد ارشد خان صاحب مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو اس ٹورنامنٹ کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ یہ کمیٹی 78 ناظمینِ شعبہ جات پر مشتمل تھی۔

یہ ٹورنامنٹ چونکہ جلسہ سے ایک ہفتہ قبل منعقد ہو رہا تھا اس لئے جلسہ کی تیاری کے آغاز یعنی 11 راگست سے ہی اس ٹورنامنٹ کی تیاری جس میں گراؤنڈز کی تیاری، مین ہال کی سجاوٹ وغیرہ شامل ہے، شروع کر دی گئی۔ مئی مارکیٹ میں کھیلوں کے لئے گراؤنڈز کی کوئی سہولت موجود نہیں ہے۔ اس ٹورنامنٹ کے لئے خصوصی طور پر مختلف گراؤنڈ تیار کی گئیں جو کہ بہت محنت طلب اور مشکل کام تھا۔ اس میں کرکٹ، کبڈی، باسکٹ بال اور والی بال کی گراؤنڈز شامل ہیں۔ فٹبال کے لئے مئی مارکیٹ سے باہر انتظام کیا گیا تھا۔

ٹورنامنٹ کا پہلا روز

اس ٹورنامنٹ میں شرکت کے لئے مختلف ممالک کی ٹیمیں ایک روز قبل ہی منہائم پہنچ گئی تھیں۔

افتتاحی تقریب

صبح دس بجے اس ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نمائندہ مکرم ولید طارق صاحب امیر جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ اس موقع پر مہمانِ خصوصی تھے۔ تمام ٹیمیں اپنی اپنی وردیوں میں ملبوس ترتیب کے ساتھ قطاروں میں بیٹھی ہوئی تھیں اسی طرح ٹیموں کی حوصلہ افزائی کے لئے خدام وانصار بھی کافی تعداد میں اس موقع پر موجود تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد اس کا اردو اور انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا جس کے بعد تمام شرکاء نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ محترم نیشنل امیر صاحب سوئٹزرلینڈ نے افتتاحی خطاب فرمایا اور آخر میں افتتاحی دعا بھی کروائی۔ دعا کے بعد مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ہوا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نورالدین فٹبال ٹورنامنٹ

یہ ٹورنامنٹ مئی مارکیٹ سے چند سو میٹر کے فاصلے پر واقع ایک سپورٹس کمپلیکس کی فٹبال گراؤنڈز پر کھیلا گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں آٹھ ممالک کی بارہ ٹیموں (4 ٹیمیں جرمنی سے، دو ٹیمیں انگلستان سے جبکہ ناروے، سویڈن، فرانس، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ اور بیلجیئم سے ایک ایک ٹیم) نے شرکت کی جنہیں چار گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے روز گروپس مقابلے ہوئے جبکہ دوسرے روز سیمی فائنل اور فائنل میچز ہوئے۔ مئی مارکیٹ اور سپورٹس کمپلیکس کے درمیان ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا تا کھلاڑیوں کو اپنے سامان کسی قسم کی مشکل نہ ہو۔

محمود والی بال ٹورنامنٹ

مئی مارکیٹ میں مصنوعی طور پر گھاس لگا کر والی بال کا گراؤنڈ تیار کیا گیا جس میں یہ ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں چار ممالک کی پانچ ٹیموں (دو ٹیمیں جرمنی سے جبکہ انگلستان، سوئٹزرلینڈ اور بیلجیئم سے ایک ایک ٹیم) نے شرکت کی۔ یہ ٹورنامنٹ لیگ کی بنیاد پر کھیلا گیا۔ پہلے روز لیگ مقابلے ہوئے جبکہ دوسرے روز سیمی فائنل اور فائنل میچز ہوئے۔

ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

اس ٹورنامنٹ کے لئے مئی مارکیٹ کے مین ہال میں خصوصی طور پر گراؤنڈ تیار کیا گیا۔ پانچ ممالک کی ٹیموں (جرمنی، انگلستان، فرانس، سوئٹزرلینڈ اور بیلجیئم) نے اس میں شرکت کی۔ یہ ٹورنامنٹ بھی لیگ کی بنیاد پر کھیلا گیا۔ پہلے روز لیگ مقابلے ہوئے جبکہ دوسرے روز سیمی فائنل اور فائنل میچز ہوئے۔

طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

مئی مارکیٹ میں بیسیوں من خصوصی مٹی ڈال کر کبڈی کی گراؤنڈ تیار کی گئی جس پر یہ ٹورنامنٹ ہوا جس میں تین ٹیموں (دو ٹیمیں جرمنی سے جبکہ انگلستان سے ایک ٹیم) نے حصہ لیا۔ پہلے روز تمام ٹیموں نے آپس میں میچز کھیلے جبکہ دوسرے روز فائنل میچ کھیلا گیا۔

مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ

اس ٹورنامنٹ کے لئے مئی مارکیٹ میں کرکٹ کی دو گراؤنڈز تیار کی گئیں۔ سات ممالک کی آٹھ ٹیموں (دو ٹیمیں جرمنی سے، جبکہ انگلستان، ناروے، فرانس، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ اور بیلجیئم سے ایک ایک ٹیم) نے اس میں حصہ لیا جنہیں دو گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے روز گروپس مقابلے ہوئے جبکہ دوسرے روز سیمی فائنل اور فائنل میچز ہوئے۔

خلافت جوبلی ٹورنامنٹ کے دوران احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے منہائم میں موجود تھی۔ ٹورنامنٹ میں شامل مختلف ممالک سے صدران خدام الاحمدیہ، عہدیداران خدام الاحمدیہ، عہدیداران جماعت اور مربیان سلسلہ بھی اپنی اپنی ٹیموں کی حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مختلف ممالک سے آئے ہوئے تبشیر کے مہمانان نے بھی اس ٹورنامنٹ میں شرکت کی اور میچز سے لطف اندوز ہوئے۔ شام کو پہلے روز کے میچز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وخوبی مکمل ہوئے۔ اس روز چند کھلاڑیوں کو چوٹیں بھی لگیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ شام کے کھانے کے بعد کھلاڑیوں کو گرم دودھ پیش کیا گیا۔

نماز مغرب اور عشاء کے بعد نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے مختلف ممالک سے آئے ہوئے کھلاڑیوں سے ملاقات کی اور ان سے خطاب کیا۔ یہ پروگرام نہایت خوشگوار ماحول میں ہوا جس کے بعد پہلے روز کا اختتام ہوا۔

ٹورنامنٹ کا دوسرا روز

دوسرے دن کا آغاز نمازِ فجر اور درسِ قرآن سے ہوا۔ جس کے بعد کھلاڑیوں کو ناشتہ دیا گیا۔

فائنل مقابلہ جات

صبح 10 بجے دوسرے روز کے مقابلوں کا آغاز ہوا۔ آج تمام ٹورنامنٹس کے سیمی فائنل اور فائنل میچز کھیلے گئے۔ آج کے روز ہونے والے تمام میچز بہت دلچسپ تھے اور ایک سخت مقابلہ دیکھنے میں آیا۔ شائقین کی بڑی تعداد ان مقابلوں کو دیکھنے کے لئے موجود تھی۔

سائیکل ریس

آج کے روز کی ایک خاص بات خلافت جوبلی کی مناسبت سے ہونے والی 100 کلومیٹر کی سائیکل ریس تھی۔ اس ریس کا آغاز بیت السبوح، Frankfurt سے ہوا اور شرکاء مسجد عزیز Riedstadt، ناصر باغ GerauGroß اور مسجد بشیر Bensheim سے ہوتے ہوئے مئی مارکٹ، Mannheim پہنچے جہاں ریس کا اختتام ہوا۔ 50 خدام و انصار نے اس ریس میں حصہ لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کی آمد

اس ٹورنامنٹ کی سب سے خاص بات سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی شرکت تھی۔ ابتدائی پروگرام کے مطابق حضور انور نے ٹورنامنٹ میں شرکت نہیں فرمانی تھی۔ اس لئے اختتامی تقریب بیت السبوح میں منعقد کرنے کے لئے انتظامات شروع کر دئے گئے۔ لیکن جیسے ہی حضور انور نے ہماری درخواست قبول کرتے ہوئے مختلف ممالک سے آئے ہوئے خدام کی حوصلہ افزائی اور انہیں شرف دیدار بخشنے کا ارادہ فرمایا تو انتظامیہ سمیت تمام کھلاڑیوں اور شائقین میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی اور ہر ایک اس گھڑی کا شدت سے انتظار کرنے لگا کہ کب حضور انور ان کے درمیان رونق افروز ہوں گے۔

میچز کے اختتام کے بعد دوپہر کا کھانا ہوا اور نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد خدام الاحمدیہ جرمنی کی طرف سے تمام کھلاڑیوں کو ٹورنامنٹ کے لوگو کے ساتھ تیار شدہ شرٹ دی گئیں۔ اس کے بعد مختلف یورپین ممالک سے آئے ہوئے صدران خدام الاحمدیہ نے حاضرین سے خطاب کیا جسمیں خدام الاحمدیہ جرمنی کا شکریہ ادا کیا اور نیک جذبات کا اظہار کیا۔ اس ٹورنامنٹ میں آٹھ یورپین ممالک جرمنی، ہالینڈ، بیلجیئم، فرانس، سوئٹزرلینڈ، انگلستان، ناروے اور سویڈن کی 33 ٹیموں کے 400 سے زائد خدام نے حصہ لیا۔

اختتامی تقریب

حضور انور ایدہ اللہ ساڑھے چار بجے منہائم تشریف لائے۔ جونہی حضور انور ہال کے اندر سٹیج پر تشریف لائے تو خدام کھلاڑیوں نے پرجوش نعرے بلند کئے۔ کھلاڑی سٹیج کے سامنے ایک ترتیب سے بیٹھے ہوئے تھے۔ تقسیم انعامات کی اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد اس کا اردو اور انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کا عہد دہرایا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فٹبال، والی بال، باسکٹ بال، کبڈی اور کرکٹ کے مقابلوں میں اول، دوم اور سوم آنے والی ٹیموں کو انعامات عطا فرمائے۔ ٹورنامنٹ میں شامل تمام یورپین ممالک کے صدران کو اپنے دستخط کے ساتھ یادگاری شیلڈ عطا کیں۔ اس کے علاوہ 100 کلومیٹر سائیکل ریس میں اول، دوم اور سوم آنے والوں نے بھی حضور انور کے دست مبارک سے انعام حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تقسیم انعامات کی اس تقریب کے بعد حضور انور نے خدام سے خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا۔

یہ ٹورنامنٹ جو خلافت جوبلی کے حوالہ سے ہو رہے ہیں یہ صرف نوجوانوں میں یہ روح پیدا کرنے کہ لیے سپورٹس کے ٹورنامنٹ رکھے گئے تھے کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ کوئی بھی میدان ہو، چاہے علمی میدان ہو یا تبلیغی میدان ہو یا پڑھائی کا میدان ہو یا کھیل کا میدان ہو ہر جگہ خدام میں یہ مختلف پروگرام رکھے جاتے ہیں ہر میدان کے، اس لیے کہ ہر جگہ خدام کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا اصل مقصد ڈسپلن قائم کرنا ہے۔ کھیل جہاں انسان کے جسم کے لئے، اس کی صحت کے لیے ضروری ہے وہاں گیمیں جب ٹیم ورک کے ساتھ کھیلی جاتی ہیں تو آپس میں تعاون کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں اور جو مخالف ٹیم سے آپ گیم کر رہے ہوتے ہیں اس وقت یہ احساس بھی پیدا ہو کہ جو بھی کھیل کے اصول وقواعد ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہم نے ڈسپلن دکھاتے ہوئے، سپورٹس مین سپرٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کھیل کھیلنی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا: نوجوانوں اور بچوں، خدام الاحمدیہ میں خاص طور پر یہ پروگرام اس لیے رکھا گیا ہے کہ شروع سے ہی بچپن اور نوجوانی سے ہی ڈسپلن کی عادت پڑے۔ پس اس کھیل کو، اس نظر سے ہمارے خدام کو دیکھنا چاہیے۔ یہ ہمارا آخری مقصد نہیں ہے کہ کسی مقصد کے حصول کے لئے ہم کھیلیں کھیل رہے ہیں۔ اگر مقصد ہے تو صرف یہ کہ اپنے جسم کو ورزشی بنایا جائے۔ اس کو سختیاں برداشت کرنے کی عادت ہو اور اپنی طبیعتوں میں ڈسپلن پیدا کیا جائے۔ اس لیے اگر کھیل کے دوران کسی کو غصہ آتا ہے، کسی نے کھیل کو زندگی اور موت کا سوال سمجھ لیا ہے تو جماعت احمدیہ کی کھیلیں اس لئے نہیں ہوتیں، نہ میڈل جیتنا آپ کا مقصد ہے۔ آپ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایسا ماحول، دوستانہ ماحول میں ایک تفریح کا موقع بھی مل جائے اور دوسرے دیکھنے والوں کے لئے بھی اور خود اپنے جسم کے اعضاء اور قویٰ جو ہیں ان کو سخت جان بنایا جا سکے تا کہ جو ہمارا آخری مقصد ہے اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچانے کا اس کی خاطر اس کے لئے ہم اپنے جسم کو تیار کر سکیں۔ تو اس

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

مقصد کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ کھیلیں کپ جیتنے کے لئے یا میڈل جیتنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ اپنی صحت برقرار رکھنے کے لئے ہیں اس لئے صرف وہ خدام جو ٹیم کا حصہ تھے جنہوں نے اس ٹو رنا منٹ میں، کھیلوں میں حصہ لیا صرف وہی نہیں بلکہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو چاہئے کہ تمام خدام میں کھیل کی عادت ڈالیں تا کہ ان کو جسمانی طور پر، ان کے ورزشی جسم بنیں، سختیاں برداشت کرنے کی عادت ہو اور ڈسپلن اور تعاون باہمی اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی عادت پیدا ہو۔ اور یہی چیز ہے جو آپ کو، جو اصل میدان ہے آپ کا، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا، اس کی عبادت کرنے کا اس کے لئے تیار کرے گا۔ اس طرح آپ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے والے بنیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نے خدام الاحمدیہ میں عہد دہرایا آپ ساروں نے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ دینی، قومی، اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کر دیں گے۔ اگر کھیلوں میں آپ کو یہ عادت نہیں پڑتی کہ اپنے جذبات کی، ہلکے سے جذبات کی قربانی کریں تو ان اعلیٰ جذبات کی قربانی کی کس طرح آپ کو عادت پڑ سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا: پس ہمیشہ کھیلوں کو اپنے مستقبل بہتر کرنے کا ذریعہ بنائیں، نہ کے میڈل جیتنا اور کپ جیتنا اور پھر جیت کے نعرے لگانا۔ یا یہ بعد میں نعرے لگانا کہ ہم نے اتنے میڈل جیتے۔ اور یہی چیز ہے جو ایک احمدی کا مقصد ہے۔ اللہ کرے کہ آپ اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں اور اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں کہ خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لیے، ہر قربانی دینے کے لیے ہم تیار رہیں گے۔ اگر آپ میں ڈسپلن ہوگا، اگر آپ میں خدا کا خوف ہوگا، اگر آپ خدا کی رضا کے لئے سب کام انجام دے رہے ہوں گے تو تبھی آپ دین کی خاطر بھی قربانی کرنے والے بن سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ اس کے بعد یورپ کے آٹھ ممالک سے آنے والی مختلف ٹیموں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ منہائم سے واپس تشریف لے گئے۔ یوں مجموعی طور پر حضور انور پچاس منٹ اپنے خدام کے ساتھ رہے۔ اپنے پیارے امام کے اس قرب سے ہر دل مسرور تھا اور اپنی خوش قسمتی پر خدا کا شکر ادا کر رہا تھا۔ اور یوں خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے اور خلافت احمدیہ سے وفا کا عہد کرتے ہوئے یہ ٹورنامنٹ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

احباب جماعت کی خدمت میں ان تمام کارکنان کیلئے دعا کی درخواست ہے جنہوں نے خلافت جوبلی یورپین ٹورنامنٹ کی کامیابی کے لئے دن رات محنت کی، جس میں ٹورنامنٹ کمیٹی، شعبہ ضیافت کے کارکنان اسی طرح ریجنل و زونل قائدین نے انتہائی اخلاص کے ساتھ خدمات بجالائے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کی خدمات قبول فرمائے اور انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثرات ظاہر فرماتا چلا جائے اور ہمیں حضور انور کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت احمدیہ سے وابستہ برکات و کامیابیوں سے احسن رنگ میں مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ سنگاپور کے 22 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: حسن بصری ۔ مبلغ سلسلہ سنگاپور)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ سنگاپور کا 22 واں جلسہ سالانہ مورخہ 28، 29 اور 30 نومبر 2008ء کو مسجد طٰہٰ کے کھلے صحن میں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ صدسالہ خلافت جوبلی کے سال کا تاریخی جلسہ تھا۔ مردوں کے لئے دو بڑے خیمے نصب کئے گئے اور بیٹھنے کے لئے کرسیاں رکھی گئیں اور مستورات کے لئے مسجد کے نئے ہال میں کارپٹ بچھایا گیا۔

پہلا دن 28/نومبر 2008ء

پہلے روز جلسہ کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر مکرم Llung Kurnia مبلغ تھائی لینڈ نے پڑھائی جس کے بعد قرآن کریم کا درس دیا۔

ناشتہ کے بعد رجسٹریشن شروع ہوئی۔ 1:15 بجے خطبہ جمعہ ہوا۔ خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات اور اس میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے حوالے سے خطبہ جمعہ دیا۔

افتتاحی اجلاس سے قبل خاکسار نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم عبدالحلیم صاحب صدر جماعت احمدیہ سنگاپور نے سنگاپور کا قومی پرچم لہرایا۔ بعدازاں خاکسار نے دعا کروائی۔ احباب جماعت نے نعروں کے ساتھ اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔

پرچم کشائی اور دعا کے بعد احباب خیمے کے اندر تشریف لائے اور افتتاحی اجلاس کی کارروائی مکرم عبدالعزیز صاحب صدر مجلس انصاراللہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام موصول ہوا تھا انگریزی زبان میں پڑھ کر سنایا۔

پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب چوہدری نے ”تشکر صدسالہ خلافت جوبلی“ کے عنوان پر کی۔ یہ تقریر انگریزی زبان میں تھی۔

اس اجلاس کی دوسری اور آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے ”جماعت احمدیہ کی عالمگیر دنیا میں خدمت“ کے موضوع پر اہم واقعات بیان کئے۔

رات کے کھانے اور نماز مغرب و عشاء کے بعد احباب جماعت کے لئے ایم ٹی اے پروگرام دکھائے گئے اور اس کے بعد جماعت احمدیہ انڈونیشیا سے لائی گئی ایک ویڈیو دکھائی جس میں یہ دکھایا گیا کہ جماعت انڈونیشیا ملک میں کیا خدمت کرتی ہے۔

دوسرا دن 29/نومبر 2008ء

دوسرے دن کا آغاز بھی باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر مکرم مولانا عین الیقین صاحب مبلغ انچارج ملائشیا نے پڑھائی اور قرآن کریم کا درس دیا۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس نو بج کر تیس منٹ پر شروع ہوا۔ مکرم اونگکو عدنان اسماعیل صاحب صدر جماعت احمدیہ ملائشیا نے صدارت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عطاء القدوس صاحب کی تھی۔ آپ نے تاریخ جماعت احمدیہ سنگاپور کے عنوان پر دلچسپ واقعات بیان کئے۔

اس اجلاس کی دوسری اور آخری تقریر مکرم جری اللہ محمد یتیم صاحب کی تھی۔ انہوں نے خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی سیرت کو بڑے جامع انداز میں بیان کیا۔

تیسرا اجلاس

دوپہر کے کھانے اور نمازوں کے بعد تیسرے اجلاس کی کارروائی مکرم عبدالمطلب صاحب، سنیئر ممبر جماعت سنگاپور کی صدارت میں شروع ہوئی۔ یہ اجلاس خاص طور پر نومبائعین بنگالیوں کے لئے تھا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عصمت اللہ صاحب نے بنگالی زبان میں نماز و قربانیوں کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اس وقت کافی تعداد میں نئے احمدی اور غیر احمدی بنگالی لوگ حاضر تھے۔

جلسہ مستورات

اس کے بعد مستورات کے جلسہ کا پروگرام ہوا۔ سارے پروگرام کو انہوں نے خود چلایا۔

تبلیغی پروگرام

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد تبلیغی تجربات بیان کرنے کا پروگرام شروع ہوا۔ جماعت ملائشیا، تھائی لینڈ اور جماعت انڈونیشیا کی طرف سے الگ الگ تجربہ کار داعیان الی اللہ نے باری باری اپنے تبلیغی تجربات بیان کئے۔ اس کے بعد سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔ جس کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔

تیسرا دن ۔ 30/نومبر 2008ء

تیسرے دن کا آغاز بھی حسب معمول نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا عبداللطیف صاحب مبلغ سلسلہ مقیم جوہور (Johor) بارو، ملائشیا نے درس قرآن کریم دیا۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس مکرم عبدالحلیم صاحب صدر جماعت احمدیہ سنگاپور کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا ظفراللہ احمد پونتو صاحب مبلغ انڈونیشیا نے ”خلافت احمدیہ اور اس کی برکات“ کے موضوع پر اختتامی تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم اور احادیث نبوی کی روشنی میں مدلل انداز میں مضمون کو بیان کیا۔

بعدازاں تھائی لینڈ، ملیشیا، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش سے آئے ہوئے نمائندگان نے اپنے اپنے تاثرات بیان کئے۔

بعدازاں مکرم صدر صاحب جماعت سنگاپور نے سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ خاکسار نے اختتامی دعا کروائی جس کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس بابرکت جلسہ میں 9 مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے 300 سے زائد افراد جماعت نے شرکت کی۔

صدسالہ جوبلی ریسیپشن

اختتامی اجلاس کے معاً بعد صدسالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے جماعت سنگاپور نے ایک ریسیپشن کا اہتمام کیا جس میں Mount Batten کے علاقہ کے یک صد غریبوں اور بوڑھوں کو دوپہر کا کھانے کی دعوت دی۔ ان میں سے 90 فیصد چینی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ باقی ملائی اور ہندوستانی اقوام سے تعلق رکھنے والے تھے۔ اس علاقہ کے چیئرمین اور نائب چیئرمین نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

بعض مہمانوں کو انفرادی طور پر بھی دعوت دی گئی تھی۔ سب مہمانوں کو مسجد کے نئے تعمیر شدہ ہال میں کھانا پیش کیا گیا۔

اس موقع پر صدر جماعت سنگاپور نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ سنگاپور کی تاریخ بتائی اور تعارف کروایا۔ ناصرات کے ایک گروپ نے مہمانوں کی تواضع کی۔

مہمانوں کو جماعت کا تعارفی لٹریچر بھی دیا گیا۔

☾☾☾☾☾☾☾

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دیجئے

احباب کی اطلاع کے لئے الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دینے کے نرخ حسب ذیل ہیں:

Size: 60mm x 60mm	£ 21.15 each
Size: 50mm x 120mm	£ 31.73 each
Size: 90mm x 120mm	£ 52.88 each
Size: 165mm x 120mm	£ 84.60 each

(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت منشی کرم علی صاحبؓ کاتب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم جون 2007ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے حضرت منشی کرم علی صاحبؓ کاتب کے حالات شائع ہوئے ہیں۔

حضرت منشی کرم علی صاحبؓ ولد حاجی حکیم کرم الٰہی صاحب آف لمبانوالی ضلع گوجرانوالہ قریباً 1876ء میں پیدا ہوئے اور 1897ء میں قبول احمدیت کی توفیق پاکر سلسلہ کے ایک نہایت مفید اور نیک دل خادم ثابت ہوئے۔ حضورؑ کی تحریرات کی کتابت کا عظیم کام جن بزرگوں کے حصہ میں آیا ان خوش نصیب وجودوں میں آپؓ بھی شامل تھے۔ ''کتاب البریہ'' سے ''حقیقۃ الوحی'' تک حضورؑ کی تمام کتب میں سنگسازی کی سعادت آپؓ کو نصیب ہوئی۔ نیز حضورؑ کی متعدد کتب اور ریویو آف ریلیجنز اردو کے سالہا سال تک کاتب رہے۔ اس اعزاز کے علاوہ آپ حضورؑ کی بیشمار شفقتوں اور دعاؤں کے مورد ہوئے، آپ فرماتے ہیں: ''حضرت اقدس کو میری سنگسازی کے ہنر پر بہت تعجب ہوا کرتا تھا کہ تم کس طرح الٹا لکھ لیتے ہو۔ ایک روز آپ نے فرمایا اگر پروف میں کوئی غلطی نہ ہوئی تو ہم آپ کو انعام دیں گے جب پروف آیا تو حضور نے ایک غلطی لگائی اور ساتھ ہی فرمایا کہ تمہاری غلطی نہیں ہے اصل میں یہ مجھ سے ہی غلطی رہ گئی تھی اور ایک روپیہ انعام بھی مجھے دے دیا''۔

حضرت حافظ عبدالرحیم صاحبؓ آف مالیر کوٹلہ فرماتے ہیں کہ حضورؑ کی ایک کتاب کا کچھ حصہ میگزین پریس میں بھی چھپ رہا تھا۔ ایک پروف لے کر حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا دوسرا پروف تیار ہوا؟ میں نے عرض کی کہ کرم علی سنگساز بیمار ہے اس لئے پروف تیار نہیں ہوسکا۔ حضورؑ نے فرمایا اس کو ابھی بُلا کر لاؤ۔ جب میں اُن کو بلا کر لایا تو حضورؑ نے فرمایا کہ منشی صاحب آپ بیمار ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں حضور! میں بیمار ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: تم ہمارا پتھر ٹھیک کرو خدا تم کو شفا دے گا۔ شام کو جب میں نے منشی صاحبؓ سے حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ بالکل تندرست ہوں۔

حضورؑ کی تحریرات کی کتابت کرنے کی وجہ سے آپؓ حضورؑ کے خط سے خوب واقف تھے، حضرت سید نذیر حسین صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بتاتے ہیں کہ حضورؑ نے جو فقرہ لکھا وہ کوئی نہ پڑھ سکا، آخر منشی صاحبؓ نے الفاظ پڑھ کر بتائے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ قادیانی حضورؑ کے اعجاز اور آپ کے صحابہ کی جاں نثاری کا ایک واقعہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نماز مغرب کے بعد حضورؑ مسجد مبارک کی بالائی چھت پر رونق افروز تھے۔ اگلے روز مقدمہ کرم دین کی تاریخ پیشی تھی۔ انتظام سفر کے متعلق مشورے جاری تھے کہ اچانک حضورؑ نے منشی کرم دین صاحب کو یاد فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ وہ تو گوجرانوالہ گئے ہوئے ہیں۔ فرمایا: ''ہمیں تو ان کی ضرورت ہے۔ کل کی پیشی میں ان کی شہادت کرانے کا خیال ہے''۔ حاضرین نے عرض کیا حضور! عشاء کا وقت ہوگیا ہے، گاڑی کوئی جاتی نہیں وہ کل نہیں پہنچ سکتے، اگلی تاریخ پر ان کی شہادت ہوجائے گی۔ حضور پُرنور نے فرمایا: کوئی صورت ان کے آنے کی ممکن ہو تو بہتر ہے شاید حاکم پھر موقع نہ دے کیونکہ مخالفت پر تُلا ہوا ہے۔ مگر دوستوں نے پھر وہی عرض کیا جو پہلے کہہ چکے تھے۔ آخر تیسری مرتبہ جب حضرت نے شدّتِ ضرورت کا اظہار فرمایا تو مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے کھڑے ہوکر عرض کیا: حضور! منشی کرم علی صاحب پہنچ سکتے ہیں...... پھر حضورؑ کے پوچھنے پر عرض کیا کہ میں ابھی بٹالہ چلا جاؤں گا، وہاں سے یکّہ مل گیا تو بہتر ورنہ کوشش کروں گا کہ راتوں رات امرتسر پہنچ کر وہاں سے صبح کی نماز کے قریب لاہور اور گوجرانوالہ کو جانے والی گاڑی میں بیٹھ کر گوجرانوالہ آٹھ بجے پہنچ جاؤں اور اس طرح ان کو لے کر گورداسپور حاضر ہو جاؤں گا۔ میرا یہ بیان سن کر حضورؑ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: رات کا وقت ہے اکیلے جانا مناسب نہیں۔ میاں فتح محمد (سیال) آپ ساتھ چلے جائیں اور امرتسر سے لوٹ آئیں میاں عبدالرحمٰن آگے اکیلے چلے جائیں گے۔ ذرا ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں۔ حضورؑ نے واپس تشریف لاکر مٹھی بھر روپے میرے ہاتھ میں دئے اور فرمایا: جاؤ اللہ حافظ ہم گورداسپور میں کل آپ کا انتظار کریں گے۔ ہم نے دست مبارک کو بوسہ دیا اور رخصت ہوئے۔ قادیان کا یکہ بان ہمیں بٹالہ لے جانے پر تیار نہ ہوا تو ہم بھاگتے ہوئے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں بٹالہ پہنچے۔ ایک یکہ بان جو امرتسر ہی کا تھا اتفاقاً مل گیا۔ عشاء کی نماز پڑھ کر اُس کے ساتھ روانہ ہوئے۔ رات اندھیری اور علاقہ خطرناک تھا۔ عموماً چوری ڈاکہ کی وارداتیں ہوا کرتیں۔ راستہ میں دو جگہ خطرہ معلوم ہوا مگر ہم تینوں خدا کے فضل سے چوکس تھے۔ گھوڑا گاڑی خاصی تیز تھی ہم تک کوئی نہ پہنچ سکا اور ہم بخیریت وقت پر امرتسر سٹیشن پہنچ گئے۔ پھر مَیں لاہور سے ہوتا ہوا گوجرانوالہ پہنچا اور گاڑی سے اُتر کر دوڑتا ہوا شہر گیا۔ منشی صاحب کے پتہ پر پہنچا مگر جواب ملا کہ وہ فلاں جگہ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ مارا مارا دوسرے پتہ پر پہنچا مگر افسوس منشی صاحب وہاں بھی نہ ملے۔ لوٹ کر پہلے مکان پر آیا تو انہوں نے کہا کہ پھر وہ لمبانوالی چلے گئے ہوں گے۔ وہاں جانے کے لئے وزیر آباد یا گکھڑ کو جانے والے کسی یکہ میں بیٹھ کر راہوالی کے برابر اتر جانا، وہاں سے سیدھا راستہ لمبانوالی کو جاتا ہے یہ مقام گوجرانوالہ سے براستہ سڑک چار میل ہوگا۔ میں یکوں کے اڈہ کو دوڑا۔ ایک یکہ سواریاں لے کر نکلا تھا کہ میں نے دوڑ کر اس سے کہا کہ فلاں جگہ تک مجھے بھی لے چلو۔ اس نے کہا کہ سواریاں پوری ہیں۔ میں نے کہا کہ گکھڑ کا کرایہ لے لو اور مَیں پٹڑی پر پیر ٹکا کر ہی گزارا کرلوں گا۔ پیسوں کے لالچ میں اس نے مجھے راہوالی تک پہنچایا۔ لیکن میری ایک بانس کی سوٹی اُس کو اتنی پسند آئی کہ دینے سے انکار کردیا۔ آخر مَیں نے اُس سوٹی کو قربان کرکے لمبانوالی کو دوڑ لگادی۔ گاؤں پہنچا تو منشی صاحب کا مکان دریافت کرکے آواز دی۔ منشی صاحب میری آواز پہچان کر ننگے سر اور ننگے پاؤں دروازہ پر آئے۔ میں نے جلدی میں مقصد بتایا اور وہ ایک منٹ سے بھی پہلے پگڑی جوتی اور ایک کپڑا لے کر نکل آئے اور ہم گوجرانوالہ سٹیشن کو دوڑنے لگے، خوب دوڑے اور ایک پگڈنڈی کے راستہ سے جب سٹیشن پر پہنچے تو گاڑی آگئی۔ جلدی سے ٹکٹ لے کر سوار ہوئے اور گورداسپور پہنچے جہاں حضورؑ ہمارے انتظار میں تھے۔ یہ معجزہ حضورؑ کا ہی تھا۔ اور حضورؑ تبسم فرماتے ہوئے جزاک اللہ جزاک اللہ فرماتے اور دعائیں دیتے رہے۔

غیر مبائعین کے ایک اعتراض کے جواب میں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی کتاب ''حقیقۃ النبوّۃ'' میں حضرت منشی صاحبؓ کی گواہی بھی درج فرمائی ہے۔

تقسیم ملک کے بعد حضرت منشی صاحبؓ پاکستان آگئے اور 15 دسمبر 1952ء کو بعمر 76 سال وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی وفات پر حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکملؓ نے لکھا: ایک وقت تھا کہ قادیان میں کوئی پریس تھا، نہ کاتب۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے مسودات طبع کرانے کے لیے امرتسر جانا پڑتا۔ بعض اوقات پاپیادہ ہی چل پڑتے۔ آخر قادیان میں پریس دستی قائم ہوگیا۔ ابتداء میں حضرت پیر سراج الحق نعمانی، حضرت پیر منظور احمد صاحبان کتابت کی خدمات بجالاتے، اسی سلسلہ میں منشی کرم علی صاحب بھی آ پہنچے اور قادیان کے ہو رہے۔ آپ کا خط بہت شستہ تھا۔ ریویو آف ریلیجنز اردو کی کتابت کرتے تھے، خط معکوس میں بھی قابل تعریف دسترس حاصل تھی جس سے سنگسازی کی مشکلات حل ہوگئیں۔ میں نے دیکھا کہ حقیقۃ الوحی چھاپنے والے مرزا اسماعیل بیگ حضور کے بچپن کے خادم تھے۔ پروف حضور نے ملاحظہ فرما کر واپس بھیجا تو قریباً آدھا صفحہ عبارت بڑھادی۔ منشی صاحب نے بلاتکلف پتھر پر الٹا لکھا چنانچہ جس خوبی سے یہ کام کیا گیا حقیقۃ الوحی کے صفحات سے فنّی واقفیت والے دیکھ کر داد دے سکتے ہیں۔ پھر حضورؑ کا منشاء تھا کہ چراغ الدین جمونی وغیرہ کی تحریروں کا عکس چھپے، لاہور سے فوٹو کرانے میں کئی دقتیں تھیں جلدی بھی تھی، منشی صاحب نے باریک کاغذ کاپی کے طور پر رنگ کے اسے اصل تحریر پر رکھ کر عکس لے لیا اور یوں بلاخرچ بہت جلد یہ کام بھی ہوگیا۔ منشی صاحب نے اپنے کئی شاگرد بھی تیار کیے۔ جب ریویو اردو کا چارج مجھے دیا گیا تو منشی صاحب کی نظر کمزور ہوچکی تھی اور ہاتھ مضبوط نہیں رہا تھا اس لیے جب ان کو معلوم ہوا کہ میں کتابت کا کچھ اَور انتظام کرنا چاہتا ہوں تو وہ دفتر میں آئے اور بچشم پُرآب کہا کہ ریویو کو میں نے ہی لکھنا شروع کیا تھا اب چند روز کی بات ہے یہ شرف مجھ سے نہ لیا جائے۔ چنانچہ وہی لکھتے رہے جب تک کہ لکھ سکے۔ آخر عمر میں ایک معمولی سی دوکان اپنے مکان ہی میں کرلی تھی اور قطعات بھی لکھتے تھے۔ اخیر تک اپنی وضع قطع کو قائم رکھا۔ پٹے رکھتے مایہ لگی ہوئی ہلکے رنگ کی پگڑی، گلے میں دوپٹہ، کرتہ، تہمد۔

منشی صاحب کا بڑا لڑکا رحمت اللہ چھ سات سال کی عمر میں ظہر کے وقت مسجد مبارک میں آیا تو انہوں نے حضور مسیح موعود سے عرض کیا کہ یہ میرا لڑکا ہے۔ رحمت اللہ نے خوش الحانی سے شعر پڑھا:

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

اور آخری فقرہ میں آگے بڑھ کر حضرت اقدسؑ کو ہاتھ لگایا، حضورؑ مسکرائے۔

منشی صاحبؓ نے دو ہونہار بیٹوں اور ایک پوتے کی وفات کے صدمات بڑے صبر سے برداشت کیے۔ ایک بیٹا مدرسہ احمدیہ میں زیرتعلیم تھا اور بہت ذہین وجمیل تھا اور اپنے ہم عصر طلباء میں مقبول۔ اور پوتا بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریک پر چھوٹی سی عمر میں نیوی میں بھرتی کرادیا ہوا تھا کہ ناگہانی وفات پاگیا۔

ایک نوعمر مہاشہ یوگندر پال کو سعادت دارین قادیان لے آئی۔ محمد عمر نام پایا۔ ہندی سنسکرت میں کچھ شدھ بدھ تھی اس میں امتحان پاس کیے۔ زبان سراسر ہندی تھی مگر توغل فی الدین اور صحبت علماء صالحین سے بہرہ اندوز ہوکر مولوی فاضل پاس کرلیا۔ منشی صاحب نے اپنی لڑکی امینہ کو اُن کے نکاح میں دے دیا۔ مولانا شیخ محمد عمراب کامیاب مربی ہیں۔

حضرت منشی صاحبؓ کی اہلیہ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ 1889ء میں پیدا ہوئیں، 1908ء میں بیعت کی توفیق پائی اور 28 اپریل 1966ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب آف سادھوکی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2 مئی 2007ء میں مکرم محمد رفیع جنجوعہ صاحب نے اپنے بڑے بھائی محترم محمد شفیع صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترم محمد شفیع صاحب نے مروّجہ تعلیم کے بعد حضرت حکیم قطب الدین صاحبؓ کے پاس قادیان جاکر طب کی تعلیم حاصل کی۔ پھر طبیہ کالج لاہور میں داخل ہوکر سند حاصل کی اور پھر واپس گھر آکر پریکٹس شروع کر دی۔ اسی اثناء میں آپ کے بڑے بھائی محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں لکھا کہ میرا چھوٹا بھائی حکیم حاذق کرکے گھر آگیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کسی بڑے قصبہ میں انسانیت کی خدمت کرے۔ جواب آیا کہ حضور نے

ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا کے صدسالہ جشن خلافت نمبر (مئی و جون 2008ء) میں شامل اشاعت مکرم ڈاکٹر مہدی علی چودھری صاحب کے کلام سے انتخاب پیش ہے:

خورشید جو بجھا تو طلوع قمر ہوا
روشن خدا کے نُور سے پھر ہر نگر ہوا
تکمیلِ فرض کرکے چلا خُلد کو جو ایک
تو دوسرا ستارا نویدِ سحر ہوا
دیکھو اے مومنو کہ خلافت کے فیض سے
سر دین کا بلند بہ رشک و فخر ہوا

موضع مہے چٹھہ کی جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے آپ کے بھائی کو مستقل واقف زندگی کے طور پر مقرر فرمایا ہے۔ اس پر بھائی محمد شفیع صاحب نے حضورؓ کے حکم پر لبیک کہا۔

موضع مہے چٹھہ کے واحد مالک تین بھائی تھے اور پورا گاؤں ان کے مزارع کے طور پر کام کرتا تھا۔ گاؤں کی مسجد بھی اُن کی ہی ملکیت تھی جہاں باری باری نمازوں کی ادائیگی میں دشواری تھی۔ چنانچہ محترم محمد شفیع صاحب نے چھوٹی سی کچی مسجد تعمیر کرائی اور نمازوں اور جمعہ وغیرہ کی ابتدا کر دی۔ اپنوں اور غیروں کے بچے قرآن مجید پڑھنے کے لئے احمدیہ مسجد میں آنے لگے۔ یہ گاؤں بہت دُور افتادہ تھا، کوئی سڑک، حکیم قریب نہ تھا چنانچہ آپ کی حکمت بھی خوب چمکی۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ میں شفا بھی رکھ دی اور پورے علاقہ میں ڈاکٹر محمد شفیع کے نام سے معروف ہوگئے۔

آپ نے جماعتی نظام قائم کر کے چندوں کی وصولی کا آغاز کیا۔ خود وصیت کی اور دوسرے دوستوں سے کروائی۔ صدر جماعت کا تقرر کروایا۔

1947ء میں پاکستان بن گیا تو حضورؓ سے اجازت لے کر ڈاکٹر صاحب سادھوکی چلے آئے اور یہاں چار پانچ مہاجر احمدیوں کو سیٹ کرا کر جماعت کی بنیاد رکھ دی۔ مزید احمدی فیملیوں کو لاہور سے منگوا کر قریبی دیہات میں بھی آباد کرا دیا۔ تاہم سادھوکی اس علاقہ کے احمدیوں کا مرکز بن گیا۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ پہلا بیٹا .M.A، دوسرا .L.L.B، تیسرا انجینئر، چوتھا M.B.B.S، اور پانچواں .M.A کر کے لیکچرار لگ گیا۔ پھر ایک بیٹے کے سوا باقی کینیڈا چلے آئے۔ اور سب خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب کی مخالفت بھی خوب ہوئی۔ 1953ء میں نصف رات کو ننگے سر اور ننگے پاؤں دو بچوں کو لے کر جان بچا کر بھاگنا پڑا۔ گاؤں والوں کے پیغام آتے کہ آپ احمدیت سے وقتی طور پر لاتعلقی کا اعلان کر دیں اور واپس آجائیں۔ لیکن یہ خاندان تین ماہ تک مختلف جگہوں پر رہ کر حالات درست ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ اسی طرح 1974ء میں مخالفین نے آپ کے گھر کو آگ لگا دی مگر ہمسایوں نے جلد ہی آگ پر قابو پا لیا۔ مکان کا زیادہ نقصان نہ ہوا۔ لیکن آپ کو اس دفعہ بھی کچھ عرصہ کے لئے ہجرت کرنا پڑی۔

گو آپ واقف زندگی نہ تھے مگر تمام زندگی خدمت دین میں وقف ہی رہی۔ جماعت سادھوکی کے تاحیات صدر رہے، امیر حلقہ بھی مقرر ہوئے۔ 20/جنوری 1998ء کو آپ نے وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودہ خاک ہوئے۔

براعظم جنوبی امریکہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11/مئی 2007ء میں شامل اشاعت ایک مضمون میں مکرم حافظ سمیع اللہ خانصاحب حیدرانی نے برّاعظم جنوبی امریکہ (لاطینی امریکہ) کا تعارف انسائیکلوپیڈیا کی مدد سے پیش کیا ہے۔

براعظم جنوبی امریکہ دنیا کا چوتھا بڑا براعظم ہے جس کا رقبہ زمین کی خشکی کا تیرہ فیصد ہے۔ اس کا سلسلہ کوہ Andes دنیا کا لمبا ترین پہاڑی سلسلہ ہے اور ہمالیہ کے بعد دنیا کا بلند ترین سلسلہ بھی۔ کہ 7 ہزار ایک سو کلومیٹر کے علاقے پر پھیلا ہوا ہے اور پہاڑوں کی چوٹیوں کے درمیان برف سے ڈھکے آتش فشاں بھی ہیں۔ زلزلوں کا آنا معمول کی بات ہے۔ اِس سلسلہ کوہ اور بحرالکاہل کے ساحل کے درمیان واقع صحرائی خطہ 1600 کلو میٹر تک پھیلا ہوا ہے اور صحرائے Atacama کہلاتا ہے۔ یہ دنیا کا خشک ترین صحرا ہے۔ اس صحرا میں بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں کبھی بارش نہیں ہوتی۔

براعظم جنوبی امریکہ کا سب سے بڑا ملک برازیل ہے۔ براعظم کی نصف آبادی اِسی ملک میں مقیم ہے۔ برازیل سب سے زیادہ coffee پیدا کرتا ہے اور سب سے زیادہ چینی، کوکو، Tin اور پھل برآمد کرتا ہے۔ دیگر ممالک میں ارجنٹینا، یوروگوئے، چلّی (دنیا کا سب سے زیادہ تانبا پیدا کرنے والا ملک) اور پیرو شامل ہیں۔ پیرو تانبا، سیسہ اور زنک برآمد کرتا ہے۔

اس براعظم کی موجودہ آبادی یورپی اور امریکی لوگوں کی نسلیں ہیں یا پھر مقامی لوگ (یہاں کے اصلی باشندے) ہیں۔ برازیل میں پرتگالی اور دیگر ممالک کی اکثریت ہسپانوی زبان بولتی ہے۔ تاہم بہت سی مقامی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ پچھلے سو سال میں بہت سے غیرملکی اس خطے میں آباد ہوئے ہیں۔ مثلاً اطالوی باشندے ارجنٹینا میں اور جاپانی لوگ مغربی ساحل پر۔ شہر اکثر ساحل سمندر پر ہیں۔ مذہب رومن کیتھولک ہے۔

یورپی لوگوں کی آمد سے قبل جنوبی امریکہ کے مقامی باشندوں کی وسیع سلطنتیں قائم تھیں۔ یہاں تہذیبوں کے کئی ادوار آئے۔ ان لوگوں کی معیشت کی بنیاد زراعت پر تھی۔ ان کا اپنا ایک طرز حکومت تھا اور بین الممالک سرحدیں قائم تھیں۔ ان کے مذہب میں نیچر (Nature) کے احترام کی تعلیمات تھیں۔ جب کولمبس نے 1492ء میں نئے خطے دریافت کئے تو مختلف اقوام کے مابین ان علاقوں پر قبضہ کے لئے دوڑ لگ گئی۔ سپین اور پرتگال نے سمندر پار کر کے اپنے اپنے من پسند خطے پر قبضہ کیا اور وہاں آبادکاری کی۔

1493ء میں پوپ الیگزینڈر ششم نے دنیا کے نقشے پر ایک فرضی خط کھینچا جس کو آج Line of Demarcation کہتے ہیں۔ اس لائن کے مغربی حصے پر سپین اور مشرقی حصے پر پرتگال کا قبضہ مانا گیا۔ ایک سال بعد Tordesillas کے معاہدہ کی رو سے پرتگال کا حق برازیل پر تسلیم کیا گیا۔ 1498ء میں کرسٹوفر کولمبس اپنی تیسری سمندری مہم پر جنوبی امریکہ آیا تھا۔ اس مہم کا خرچ سپین نے ادا کیا تھا۔ جبکہ 1500ء میں ایک پرتگالی مہم یہاں اتری۔ تب سے ہسپانوی اور پرتگالی یہاں کی دو بڑی زبانیں بن گئیں اور تب سے تین صدیوں تک جنوبی امریکہ پر یورپ نے حکومت کی۔

دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کی وجہ سے جب جنوبی امریکہ کی نوآبادیات میں بغاوت پھوٹی تو 1809ء میں آزادی کی جنگیں لڑی جانے لگیں۔ گو اوائل میں ناکامی ہوئی مگر 1816ء سے اس تحریک کو کامیابی حاصل ہونے لگی۔ اس سلسلے میں دو آدمیوں کے نام قابل ذکر ہیں۔ یعنی Jose de san martin جس نے ارجنٹینا، چلی، اور پیرو کو آزاد کروایا۔ اور Simon Bolivar جس نے شمالی ممالک (بولیویا، کولمبیا، ایکواڈور اور وینیزویلا) کو آزاد کروایا۔ بعد میں سائمن نے پیرو میں سپین کے خلاف سان مارٹن کی مدد کی اور پیرو کو آزاد کروایا۔

پرتگال کی نوآبادی، برازیل، میں کوئی بغاوت یا جنگ نہ ہوئی اور 1825ء میں پرتگال نے برازیل کو آزاد کر دیا۔ 1889ء میں بادشاہ نے برازیل کو ترک کر دیا اور یورپ چلا گیا۔ بعد میں برازیلیوں نے اپنی ری پبلک قائم کر لی۔

مکرم پیر شریف احمد صاحب اور مکرمہ سارہ نسیم صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23/مئی 2007ء میں مکرم زاہد محمود احمد صاحب نے اپنے نانا مکرم پیر شریف احمد صاحب اور نانی مکرمہ سارہ نسیم صاحبہ کا ذکر خیر کیا ہے۔

محترم پیر شریف احمد صاحب حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانویؓ کے پڑپوتے، حضرت پیر افتخار احمد صاحبؓ کے پوتے اور حضرت پیر حبیب احمد صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ قادیان میں 1927ء میں پیدا ہوئے۔ ساتویں جماعت تک تعلیم قادیان میں ہی حاصل کی جہاں مدرسہ احمدیہ میں آپ کے والد مدرس تھے۔ پھر والد صاحب زیرہ ضلع فیروزپور میں ایک سکول میں ہیڈ ماسٹر ہوگئے تو بیٹے کو بھی ہمراہ لے گئے۔ لیکن ابھی آپ میٹرک میں تھے کہ تقسیم ہند ہوگئی اور یہ گھرانہ لاہور سے ہوتا ہوا جہلم میں آبسا۔

مکرمہ سارہ نسیم صاحبہ کے والد محترم غلام علی راٹھور صاحب نے 1920ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ اُن کا تعلق کنجاہ ضلع گجرات سے تھا۔ احمدی ہونے پر شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور آخر گھر چھوڑنا پڑا۔ بیعت سے پہلے افریقہ میں تھے، لیکن وہاں بھی دوبارہ نہ جاسکے تو یوپی (اترپردیش) میں کپڑے کا کاروبار شروع کیا۔ یہیں مکرمہ سارہ نسیم صاحبہ کی پیدائش ہوئی۔ تقسیم ہند کے بعد یہ گھرانہ دوبارہ گجرات آکر آباد ہوگیا۔ 1951ء میں آپ کی شادی ہوئی۔

دونوں میاں بیوی کی مشترکہ خصوصیات میں نمازوں کا التزام، تلاوت قرآن میں باقاعدگی، خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت اور بے حد دعاگو ہونا تھا۔ رات کے پچھلے پہر جب بھی میری آنکھ کھلی دونوں کو تہجد میں مصروف پایا۔ دونوں دل کے مریض اور دیگر بیماریوں کا شکار بھی تھے لیکن کبھی اُنہیں بستر پر ہائے ہائے کرتے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ جماعتی کام بڑھ چڑھ کر کرتے دیکھا۔ مجھے پیار تو کرتے تھے نماز یا اجلاسات میں رعایت نہیں تھی۔ انداز تربیت بہت عمدہ تھا۔ سکول کے زمانہ میں میرے ایک دوست نے مجھے اپنی سالگرہ کی پارٹی اور تحائف کا بتایا تو مَیں نے بھی اپنی سالگرہ منانا چاہی لیکن اماں اور ابا نے مجھے سمجھایا کہ ہم احمدی سالگرہ نہیں مناتے۔ اُسی شام ابو نے مجھے اپنے پاس بلا کر ایک کاغذ دیا کہ یہ تمہارا سالگرہ کا تحفہ ہے۔ یہ تحریک جدید کے چندہ کی رسید تھی جو میری طرف سے دیا گیا تھا۔

اماں بہت لمبا عرصہ اپنے حلقہ کی صدر لجنہ رہیں۔ اور ابو لمبا عرصہ مجلس انصاراللہ کے منتظم مال اور آڈیٹر رہے۔ 25/نومبر 2003ء کو آپ کی وفات ہوئی اور تدفین باغ احمد قبرستان کراچی میں ہوئی۔

حضرت ''ممانی جان'' اُمّ داؤد

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28/مئی 2007ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ کے قلم سے حضرت اُمّ داؤد صاحبہ کے بارہ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جو ماہنامہ ''خالد'' ربوہ اکتوبر 1953ء سے منقول ہے۔

حضرت ممانی جان کی وفات سے سلسلہ کو اور خصوصاً لجنہ اماء اللہ کو جو عظیم نقصان پہنچا ہے وہ یقیناً ناقابل تلافی ہے۔ آپ کو کئی لحاظ سے انفرادیت حاصل تھی۔ آپ سلیقہ شعاری، وقار اور تحمل میں عدیم المثال تھیں۔ لجنہ کی روح رواں تھیں۔ آپ کا کام ظاہر و باہر اور عیاں اور روشن تھا اگرچہ نام نظر نہ آتا تھا۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں دو بار مجھے آپ کے ساتھ کام کرنے کا حسین اتفاق ہوا ہے اور اس لئے میں شاہد ہوں اور سچ سچ کہتا ہوں کہ انتظامی قابلیت کے لحاظ سے آپ کے پائے کا انسان ملنا مشکل ہے۔ اپنے ماتحت ہمراہیوں سے آپ کی درشتی شاذونادر مگر عین باموقع، البتہ محبت کا سلوک اکثر رہتا تھا۔ آپ دن رات اَن تھک کام کرنے والی تھیں۔ جب رات کو آپ کے ساتھی ایک ایک کر کے رخصت ہو جاتے تو بھی آپ چند خاص کارکنات کے ساتھ رات کی آخری گاڑی اور پھر اس کے آخری مہمان کی راہ دیکھتی ہوئیں راتوں کا اکثر حصہ دفتر میں ہی گزارتی تھیں۔ آپ کی صحت کمزور تھی اور جسم ناتواں مگر ہمت بہت بلند تھی۔

اب ماموں جان (حضرت میر محمد اسحق صاحبؓ) کی یاد کے ساتھ آپ کی یاد بھی بے شمار غمگین دلوں میں آیا کرے گی۔ اب کچھ اَور آنکھیں ایک اَور وجود کو بھی ترسا کریں گی۔ اے ازلی اور ابدی مہمان نواز! اس فردوسی جوڑے کو ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنی خاص الخاص مہمانیوں سے نوازتا رہ کہ یہ دونوں ہی تیرے مہمانوں کی میزبانی کیا کرتے تھے۔ یہ دونوں ہی لاوارث یتیموں کے ماں اور باپ بن جاتے تھے۔ ان دونوں نے تیرے فاقہ کش بندوں کو کھانا کھلایا۔

جب میں آپکی زندگی اور طبیعت کے مختلف پہلوؤں پر طائرانہ نگاہ ڈالتا ہوں تو بے اختیار یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ اگر اس اعلیٰ نمونہ کو مشعل راہ بناتے ہوئے ہماری پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو یقیناً خدا کے اس وعدے کے ایفاء کا وقت آجائے جس سے احمدیت کی ترقی کی تقدیر وابستہ ہے۔ کاش ایسا جلد ہو کہ مشعلیں دنیا میں بار بار نہیں آتیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 9/جولائی 2007ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی یاد میں مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کا کلام شائع ہوا ہے۔ اس میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

سرزمینِ مہدیٔ دوراں میں اک مردِ خدا
کیسے موسم میں ہمیں داغِ جدائی دے گیا
مصلح موعود کا لختِ جگر نور نظر
چھوڑ کر دنیائے دوں کو عازمِ جنت ہوا
سخت سے بھی سخت مشکل میں رہا سینہ سپر
اسوۂ حسنہ سے ہم کو دے گیا درسِ وفا
جانے والا اے خدا پائے ترا قربِ خواص
غم کے ماروں کو عطا ہو طاقتِ صبر و رضا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
10th April 2009 – 16th April 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 10th April 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & MTA News
01:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th November 1997.
02:05	Al Maaidah: a culinary programme.
02:20	Dars-e-Malfoozat
03:00	MTA World News
03:15	Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 261, recorded on 28th July 1998.
04:15	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Benin, West Africa.
05:00	Khilafat Centenary Moshaairah: an evening of poetry in honour of the Khilafat Centenary.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor recorded on 1st February 2009.
08:05	Le Francais c'est Facile
08:25	Siraiki Service: a discussion programme on the life and character of the Holy Prophet (saw).
09:15	Urdu Mulaqa'at: a question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking friends. Recorded on 6 October 1995.
10:15	Indonesian Service
11:15	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
13:15	Tilawat & MTA News
14:00	Dars-e-Hadith
14:20	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:25	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00	Friday Sermon [R]
17:10	Kuch Yaadein, Kuch Baatein: a discussion programme on the life of Hadhrat Khalifatul Masih I (ra).
18:00	MTA World News
18:15	Le Francais c'est Facile [R]
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News
21:10	Friday Sermon [R]
22:20	Athens: a programme featuring a visit to Athens, the capital of Greece.
22:50	Urdu Mulaqa'at [R]

Saturday 11th April 2009

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:15	Le Francais c'est Facile
01:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 18th November 1997.
03:00	MTA World News
03:10	Friday Sermon: rec. on 10th April 2009.
04:25	Athens
04:55	Persecution
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd December 1995, part 2.
08:00	Ashab-e-Ahmad
08:45	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
09:45	Indonesian Service
10:40	French Service
11:50	Tilawat & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:05	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
15:05	Children's class with Huzoor.
16:30	Toowoomba Flower Carnival
16:55	Question and Answer Session [R]
18:00	MTA World News
18:10	Dars-e-Hadith
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News
21:05	Class Jamia Ahmadiyya UK [R]
22:15	Jalsa Salana Speech [R]
23:15	Friday Sermon [R]

Sunday 12th April 2009

00:00	MTA World News
00:30	Tilawat & MTA News
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 19th November 1997.
02:15	Ashab-e-Ahmad
03:00	MTA World News
03:25	Friday Sermon
04:30	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
05:30	Toowoomba Flower Carnival
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:30	Learning Arabic: lesson no. 13.
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 28th March 2009.
08:15	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to West Africa.
09:00	Pakistan National Assembly 1974
10:00	Indonesian Service
11:10	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 19th January 2007.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25	Learning Arabic: lesson no. 13
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon
15:05	Children's class with Huzoor, recorded on 29th March 2009.
16:25	Huzoor's Visit to Toronto: documentary featuring Hadhrat Khalifatul Masih V visit to Toronto, Canada.
17:00	Pakistan National Assembly 1974 [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	Learning Arabic: Lesson no. 13 [R]
21:00	Children's Class [R]
22:15	Pakistan National Assembly 1974 [R]
23:15	Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 13th April 2009

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat & MTA News
00:55	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 20th November 1997.
02:00	Friday Sermon: rec. on 10th April 2009.
03:00	MTA World News
03:15	Question and Answer Session
04:30	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Benin, West Africa.
05:20	Seerat-un-Nabi (saw)
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Children's class with Huzoor recorded on 3rd February 2007.
08:00	Le Francais C'est Facile
08:35	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 1st August 1997.
09:40	Indonesian Service: translation of FridaySermon.
10:50	Khilafat Jubilee Quiz
11:20	Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
12:00	Tilawat & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon: rec. on 11th April 2008.
15:05	Khilafat Jubilee Quiz [R]
15:35	Children's Class [R]
16:55	French Mulaqa'at: Recorded on 1st August 1997 [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th November 1997.
20:25	Medical Matters
20:50	MTA International News
21:25	Children's Class [R]
22:25	Friday Sermon [R]
23:15	Khilafat Jubilee Quiz [R]

Tuesday 14th April 2009

00:00	MTA World News
00:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10	Le Francais c'est Facile
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th November 1997.
03:00	MTA World News
03:00	Friday Sermon: Recorded on 11th April 2008.
03:50	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 1st August 1997.
04:55	Medical Matters
05:30	Khilafat Jubilee Quiz
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 22nd February 2009.
08:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th May 1984.
09:00	Islam in Europe: a discussion programme
09:30	Practical Astronomy
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon [R]
12:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Majlis Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 2nd October 2005.
14:30	Islam in Europe [R]
15:00	Practical Astronomy [R]
15:30	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
16:45	Question and Answer Session [R]
17:30	Practical Astronomy
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon, recorded on 10th April 2009.
20:30	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
22:15	Majlis Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
22:50	Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme

Wednesday 15th April 2009

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat & MTA News
01:00	Learning Arabic: lesson no. 7.
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 26th November 1997.
02:45	Islam in Europe
03:30	Question and Answer Session
04:15	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
05:20	Majlis Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10	Children's Class
08:25	Shamail-e-Nabwi: an Urdu discussion programme about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
09:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st May 1984.
10:00	Indonesian Service
10:55	Swahili Muzakarah
11:55	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:05	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 19th April 1985.
15:15	Jalsa Salana Speeches: a speech delivered by Maulana Muneer Uddin Shams. Recorded on 25th August 2001 in Germany.
15:35	Ahmadiyyat and Science
16:00	Children's Class [R]
17:00	Question and Answer Session [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th November 1997.
20:25	MTA International News
20:55	Children's Class [R]
21:55	Jalsa Salana Speeches [R]
22:15	Ahmadiyyat and Science [R]
22:40	From the Archives [R]

Thursday 16th April 2009

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:35	Shamail-e-Nabwi
01:00	Hamaari Kaenaat: a programme about the universe.
01:30	Liqaa Ma'al Arab
02:35	Ahmadiyyat and Science
03:05	MTA World News
03:15	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 19th April 1985.
04:30	Toowoomba Flower Carnival
05:15	Jalsa Salana Speeches
05:30	Shamail-e-Nabwi
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al Maaidah
06:40	Children's Class with Huzoor, recorded on 21st February 2009.
07:55	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 11th June 1994.
09:10	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Benin, West Africa.
10:15	Indonesian Service
11:15	Khilafat Centenary Exhibition
11:50	Pushto Service
12:10	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:40	Al Maaidah
13:00	Bangla Shomprochar
14:20	Tarjamatul Qur'an Class [R]
15:30	Huzoor's Tours [R]
16:40	English Mulaqa'at [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	Tarjamatul Qur'an Class [R]
21:40	Khilafat Jubilee Moshaairah
22:40	Children's Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 Friday 03 April , 2009 Issue No. 14

صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء کے سلسلہ میں

تنزانیہ کے مورو گورو ریجن میں خلافت جوبلی جلسوں کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ :وسیم احمد خان۔ مبلغ سلسلہ مورو گورو۔ تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ عالمگیر خلافت احمدیہ کے سوسال پورا ہونے پر جلسہ ہائے خلافت منعقد کررہی ہے۔اسی سلسلہ میں تنزانیہ کے مورو گورو ریجن کی مختلف جماعتوں میں جلسے منعقد ہوئے جن کی مختصر رپورٹ بغرض دعا ہدیۂ قارئین ہے۔

جلسہ خلافت مٹیبوا (Mtibwa)

مورخہ 20/جون 2008ء بروز جمعۃ المبارک مٹیبوا جماعت میں جلسہ منعقد ہوا۔ دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا جس میں مقامی معلم نے جلسہ کی اہمیت اور غرض وغایت بیان کی۔نماز جمعہ کے بعد جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔نظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار نے ’’صد سالہ خلافت جوبلی‘‘ کے عنوان پر کی۔اس کے بعد ناصرات نے عربی قصیدہ پیش کیا۔

دوسری تقریر مقامی معلم نے ’’خلافت جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان پر کی۔انہوں نے بتایا کہ خلافت کا وعدہ اعمال صالحہ کے ساتھ مشروط ہے اور جب تک یہ دونوں چیزیں باقی ہیں خلافت کا انعام جاری رہے گا۔دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا اور بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔اس جلسہ کی کل حاضری 65 رہی۔

جلسہ خلافت جماعت Mikisi

یہ جلسہ بھی 20/جون بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں اور خلافت کی اہمیت اور ضرورت اور خلافت احمدیہ کی صد سالہ تاریخ میں خدائی تائید کا بیان اور خلافت کی دوسری صدی میں ہماری ذمہ داریوں کے متعلق بتایا گیا۔جلسہ میں 120 افراد نے شرکت کی جن میں 40 غیر از جماعت شامل تھے۔

جلسہ خلافت جماعت کلوسا

مورخہ 22/جون بروز اتوار کلوسا جماعت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ یہ جماعت مورو گورو شہر سے 94 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔جلسہ کے روز آغاز نماز تہجد سے ہوا۔

جلسہ کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پہلی تقریر ’’خلافت راشدہ اسلامیہ‘‘ کے موضوع پر ہوئی جو جامعہ احمدیہ کے طالبعلم نے کی۔ دوسری تقریر ’’خلافت احمدیہ کے سو سال صداقت مسیح موعودؑ‘‘ کے موضوع پر تھی۔اس کے بعد گاؤں کے چیئر مین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

کھانے اور نمازوں کے وقفوں کے بعد دوسرا سیشن شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد کلوسا جماعت کے معلم صاحب نے ’’خلافت کی دوسری صدی اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔اس سیشن کی آخری تقریر ’’خلفائے احمدیت کے ارشادات‘‘ کے موضوع پر تھی جو معلم موسیٰ عمراری صاحب نے کی۔اس کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔دعا کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔

اس جلسہ کی حاضری 261 رہی جن میں 60 غیر از جماعت دوست شامل تھے۔

جلسہ خلافت مکیونی جماعت

مورخہ 22/جون 2008ء کو ہی ریجن کی ایک اور جماعت مکیونی میں جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز دوپہر ساڑھے بارہ بجے ہوا۔ یہ جلسہ سیکنڈری سکول کے صحن میں منعقد ہوا۔مورو گورو شہر سے 6 افراد پر مشتمل ایک وفد جلسہ میں شرکت کے لئے پہنچا جن میں خاکسار کے ساتھ پرنسپل جامعہ احمدیہ مورو گورو اور بعض دیگر احباب شامل تھے۔اس جلسہ میں چار تقاریر ہوئیں جن کا موضوع ’’جلسہ کا مقصد، اطاعت خلافت، برکات خلافت اور صد سالہ احمدیہ خلافت‘‘ تھا۔

اس جلسہ میں کل 172 افراد حاضر تھے جن میں 35 غیر از جماعت شامل تھے۔

جلسہ خلافت موالازی جماعت

یہ جلسہ مورخہ 29 جون منعقد کیا گیا۔ (Mawalazi) جماعت مورو گورو سے 50 کلومیٹر دور ہے۔ یہ ایک نئی جماعت ہے۔جلسہ کا آغاز ساڑھے بارہ بجے ہوا۔اور شام چار بجے تک جاری رہا۔اس جلسہ میں 54 غیر از جماعت شامل تھے اور کل حاضری 120 رہی۔تلاوت ونظم کے بعد خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

جلسہ خلافت جماعت Kibuko

اس جماعت میں بھی 6/جولائی کو جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد خلافت جوبلی کے حوالہ سے تقاریر ہوئیں۔دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔آخر پر مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔کل حاضری 110 رہی۔

جلسہ خلافت جماعت Kinole

13/جولائی 2008ء کو اس جماعت میں جلسہ خلافت منعقد ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد ’’برکات خلافت، خلافت احمدیہ کے سوسال صداقت مسیح موعود کا نشان‘‘ کے عناوین پر تقاریر ہوئیں۔جلسہ کے اختتام پر سوال وجواب کی مجلس منعقد ہوئی۔اس جلسہ کی کل حاضری 78 تھی۔

جلسہ خلافت جماعت Mkami

یہ جماعت مورو گورو شہر سے 55 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔یہ جماعت ایک پہاڑی کے اوپر ہے اور یہاں جانے کے لئے کوئی سڑک نہیں۔یہاں پہنچنے کے لئے راستہ پیدل طے کرنا ہوتا ہے۔ یہاں پر ہماری ایک مسجد ہے۔ 19/جولائی کو یہاں بھی جلسہ خلافت منعقد ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔جس کے بعد سوال وجواب کی مجلس منعقد ہوئی۔ اس جلسہ میں کل 151 مرد و زن شامل تھے۔

جلسہ خلافت افکارا جماعت

Ifakara کی جماعت مورو گورو سے 215 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔مسجد اور معلم ہاؤس کے ساتھ ملحقہ حصہ کی صفائی وقارعمل کے ذریعہ کی گئی۔ریڈیو کے ذریعہ جلسہ کا اعلان کروایا گیا۔تمام احباب کو دعوت نامے دئے گئے۔ 19/جولائی کو یہ جلسہ ہوا۔مورو گورو سے بھی خاکسار وسیم احمد خان کے علاوہ مکرم کریم الدین شمس صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور شیخ داؤد احمد صاحب مبلغ سلسلہ شامل ہوئے۔جلسہ کی کارروائی کا آغاز ساڑھے گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد سواحیلی نظم پیش ہوئی جس کے بعد تین تقاریر ہوئیں جن میں برکات خلافت، خلافت کی اہمیت و ضرورت اور نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں کے عناوین پر روشنی ڈالی گئی۔یہ تینوں تقاریر سواحیلی زبان میں تھیں۔

اس جلسہ میں سرکاری افسران کے علاوہ غیر احمدی علماء بھی شامل ہوئے جنہوں نے جماعت احمدیہ کی امن اور محبت کی تعلیمات کو سراہا اور شکریہ ادا کیا۔

خلافت جوبلی کے سلسلہ میں فٹبال کا ٹورنامنٹ بھی کروایا گیا۔سرکاری ہسپتال اور ملحقہ علاقہ میں وقار عمل کے ذریعہ صفائی کروائی گئی جس کا بہت مثبت اثر ہوا۔

جلسہ سے ایک دن پہلے جمعہ کے روز باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی جس میں اس کی کامیابی کے لئے دعائیں کی گئیں۔اس جلسہ میں کل 387 احباب شامل ہوئے جن میں ایک کثیر تعداد غیر از جماعت کی تھی۔

جلسہ خلافت جوبلی ڈُٹومی جماعت

یہ جماعت مورو گورو شہر سے ایک سو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس جماعت میں مورخہ 25/جولائی بروز جمعۃ المبارک جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔جلسہ کی کارروائی کا آغاز نماز جمعہ کے بعد پونے دو بجے ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد تین تقاریر ’’خلافت کی ضرورت اور اہمیت، دوسری صدی میں ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے عناوین پر ہوئیں۔ پانچ بجے دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔اس کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں حاضرین کے مختلف سوالوں کے جوابات دئے گئے۔کل 139 احباب نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ان جلسوں کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔آمین ۞۞۞۞

﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (التوبۃ:18)

لائبیریا میں Bowin Town میں ایک نئی مسجد کے افتتاح کی بابرکت تقریب

(رپورٹ :منصور احمد ناصر ۔ جنرل سیکرٹری جماعت لائبیریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ لائبیریا کو بومی کاؤنٹی کے ایک گاؤں Bowin Town میں ایک نئی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔جس کا افتتاح 9/جنوری 2009ء کو مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب مبلغ سلسلہ کینیڈا نے فرمایا جو جلسہ سالانہ لائبیریا میں حضور انور ایدہ اللہ کی نمائندگی میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔اس گاؤں کی آبادی کا ایک بڑا حصہ ابھی تک غیر احمدی ہے۔لیکن جن چند افراد نے احمدیت قبول کی ہے اللہ کے فضل سے مخالفت کے باوجود اخلاص ووفا سے ایمان پر قائم ہیں۔الحمدللہ۔

خطبہ جمعہ میں مکرم اشرف عارف صاحب نے مساجد کے قیام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مساجد خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں۔اس لئے نمازیوں کی یہ بھاری ذمہ داری ہے کہ اپنی عملی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق ڈھالیں اور دوسروں کے لئے نیک نمونہ بنیں تا وہ بھی اپنے پیدا کرنے والے کی طرف آئیں۔

آپ نے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو مسجد کی آبادی کی فکر کرنی چاہئے۔

اس موقع پر مکرم امیر صاحب لائبیریا کی قیادت میں منروویا سے آنے والے وفد کے علاوہ قریبی دیہات سے بھی احمدی احباب تشریف لائے تھے اور حاضری 100 کے لگ بھگ ہوگئی۔مسجد کو اندر اور باہر سے خوبصورت بینرز سے سجایا گیا تھا۔کیلے اور کھجور کے پتوں سے مسجد کے باہر کے ماحول کو بھی سجایا گیا۔

قبل ازیں 5/جنوری 2009ء کو گرینڈ کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کے ایک ٹاؤن Nagbina میں بھی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں آئی۔یہ ٹاؤن سیرالیون جانے والی ہائی وے پر بارڈر کے قریب واقع ہے اور کچھ عرصہ قبل اس گاؤں کے لوگ بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔

مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب اور مکرم امیر صاحب لائبیریا اور ان کی عاملہ کے چند ارکان کی معیت میں Nagbina ٹاؤن پہنچے۔جہاں گاؤں کے احمدی احباب نے ان کا استقبال کیا۔پروگرام کے مطابق احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی سادہ اور پُر وقار تقریب ہوئی۔ بنیاد کا پہلا پتھر مرکزی نمائندہ مولانا محمد اشرف عارف صاحب نے رکھا۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب لائبیریا، اراکین مجلس عاملہ اور گاؤں کے سرکردہ لوگوں نے باری باری پتھر رکھنے کی سعادت پائی۔

آخر پر مکرم مولانا اشرف عارف صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور یہ پُر وقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس مسجد کے تمام تر اخراجات امریکہ سے ہمارے ایک مخلص احمدی دوست نے ادا کئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور اس نیکی کا اجرعظیم عطا فرمائے اور مسجد کو مخلص نمازیوں سے بھر دے۔آمین۔

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ :عبدالحفیظ کھوکھر۔ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد